REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۷

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۵ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.— 143516

۱۷ فروری ۱۹۸۳ء — ۱۷ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش — ۳ جمادی الاوّل ۱۴۰۳ھ

اخبارِ احمدیہ

قادیان: ۱۵ تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

احباب اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان: ۱۵ تبلیغ (فروری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ نیز بچگان دہلی سے حیدر آباد تشریف لے گئے ہیں۔ چند روز تک واپسی متوقع ہے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حافظ و ناصر رہے اور بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ میں واپس لائے۔ آمین۔

★ — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

افرادِ جماعتِ احمدیہ کرائیڈن (انگلستان) کے جذبۂ خلوص و قربانی و ایثار کی آئینہ دار

مسجد احمدیہ — بیت الرحمٰن

جس کا افتتاح سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے فرمایا

رپورٹ مرسلہ: مکرم امین خالد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کرائیڈن (انگلستان)

۷ راکتوبر کا دن تاریخ احمدیت میں اس جہت سے انتہائی مبارک اور زبردست اہمیت کا حامل ہے کہ اس دن برطانیہ جیسے تثلیث کدہ میں کفر و ضلالت کو مٹانے اور خدائے واحد و یگانہ کی توحید قائم کرنے کی خاطر، خدا کا نور اور اس کی حمد بیان کرنے کی خاطر کرائیڈن نامی قصبہ میں مسجد (بیت الرحمٰن) کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کی انگلستان میں مزید مراکز و مساجد کی تحریک کے تحت کرائیڈن میں بھی مشن ہاؤس کے قیام کے لئے کافی دیر سے جگہ کی تلاش جاری تھی۔ اس غرض کے لئے ایک دو مکانات دیکھے بھی گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت چونکہ کچھ اور تھی اس لئے انشراحِ صدر نہ ہوا۔ چنانچہ اسی اثناء میں جماعتِ احمدیہ کے ایک مخلص دوست محترم چوہدری حاجی احمد صاحب نے یہ پیشکش کی کہ میرا مکان واقعہ 3 Kidderminester Rl. اگر جماعت بطور مشن ہاؤس خریدنا چاہے تو میں بیچنے کو تیار ہوں۔ چنانچہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب مشنری انچارج یو۔کے بنفسِ نفیس تشریف لائے۔ اور خرید کے سلسلہ میں رضامندی کا اظہار کیا۔ بعدہٗ آپ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم محمد احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرائیڈن نے مجلسِ عاملہ کی ایک فوری میٹنگ بُلائی جس نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ چونکہ قیمت واجب ہے اور جائے وقوع انتہائی موزوں ہے۔ اس لئے مکان فوری طور پر خرید لیا جائے۔

مجلسِ عاملہ کے فیصلہ کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب مشنری انچارج یو۔کے نے بھی اسے آخری منظوری دے دی۔ اب وعدہ جات کے حصول اور ان کی وصولیابی کا مرحلہ درپیش تھا۔ وقت بہت کم تھا۔ دوسری طرف احباب جماعت کی دلی خواہش تھی کہ مسجد بشارت کے افتتاح کے بعد جب حضور لندن تشریف لائیں تو حضور ہی ہماری مسجد کا بھی افتتاح فرمائیں۔ چنانچہ محترم شیخ صاحب کرائیڈن تشریف لائے۔ اور آپ نے خواتین سے وعدہ جات کی اپیل کی۔ چنانچہ خواتین نے بے مثال قربانی کا مظاہرہ کیا۔ اور نہ صرف بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوائے بلکہ نقدی کے علاوہ اپنے زیورات بھی پیش کر دیئے۔ دوسرے ہفتہ میں محترم شیخ صاحب نے احبابِ جماعتِ احمدیہ کرائیڈن سے خطاب فرمایا جس کے نتیجہ میں جماعت کے ہر چھوٹے بڑے نے قربانی کا بے مثال نمونہ پیش کیا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

رقم کا انتظام ہوتے ہی جماعتِ احمدیہ کرائیڈن کی ذمہ داری اور کام بہت بڑھ گیا۔ فوری طور پر مسجد کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ پہلی چیز جو غور طلب تھی وہ یہ کہ مسجد کا نقشہ کیسا ہو؟ چنانچہ مسلسل تین دن کی محنتِ شاقہ کے بعد نقشہ تیار کیا گیا جس کی محترم شیخ صاحب نے بھی منظوری دیدی۔ اور فرمایا کہ آرکیٹکٹ کو دکھایا جائے۔ چنانچہ پروفیشنل بلڈرز سے رابطہ قائم کر کے نقشہ کے مطابق کام کا آغاز کر دیا گیا۔ اس موقع پر بھی جماعت نے بے مثال قربانی کا مظاہرہ کیا۔ اور خرچ کو کم کرنے کی خاطر ساری لیبر خود جماعت نے مہیا کی۔ کرائیڈن کے بہت سے احباب کی مسجد بشارت کے تاریخی افتتاح میں شمولیت کے باعث قریباً ایک ہفتہ لیبر میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام مسلسل ہوتا رہا۔ احباب کی واپسی پر ایک ہنگامی میٹنگ بُلائی گئی جس میں کام کی رفتار میں سرعت پیدا کرنے کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز کیا گیا جس پر فوری عملدرآمد شروع ہو گیا۔ اور جماعتِ احمدیہ کی تنظیم کے تمام شعبے حرکتِ عمل میں آگئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ۱۵ ستمبر ۱۹۸۲ء کو لندن تشریف لائے تو محترم شیخ مبارک احمد صاحب کی وساطت سے حضور کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ حضور پاکستان واپسی سے قبل ہماری مسجد کا افتتاح فرمائیں۔ حضور نے فرمایا، میرے جانے سے ایک دن قبل بھی اگر مسجد تیار ہو گئی تو میں انشاء اللہ ضرور آؤں گا۔ جب احباب کو یہ خوشخبری ملی تو ان کے چہرے خوشی سے کھِل اٹھے اور ایک خاص جوش اور جذبے کے ساتھ کام شروع کر دیا گیا۔ کام کی زیادتی کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ کام شاید چھ ماہ میں بھی مکمل نہ ہو۔ اور صورتِ حال یہ تھی کہ ہمارے پاس صرف ایک ماہ تھا۔ چنانچہ احبابِ جماعت نے جو بے مثال قربانی کا نمونہ پیش کیا وہ الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ صبح نو بجے سے لے کر رات نو بجے تک کیا پریذیڈنٹ صاحب اور کیا احبابِ جماعت سبھی مزدوروں کی طرح کام کرتے رہے۔ آخری عشرہ تو اس قدر مصروفیت تھی کہ صبح نو بجے سے رات دو بجے تک کام ہوتا رہا۔

اس مسلسل اور انتھک محنت کے نتیجہ میں

(باقی صفحہ ۶ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی امپوریم۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش!

خریدارانِ بدر سے ایک ضروری گزارش

اخبارات و رسائل کا بالاستیعاب مطالعہ کرنے والے احباب بخوبی جانتے ہیں کہ کسی بھی جریدہ کی اشاعت اس کے حلقۂ قارئین کی وُسعت اور خریداران کے مخلصانہ عملی تعاون کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔ بدر چونکہ ایک خالصتاً دینی اور مذہبی جریدہ ہے جس کی اشاعت کا اوّلین مقصد افرادِ جماعت کا اپنے محبوب رُوحانی مرکز سے رابطہ قائم رکھتے ہوئے اُن کی روز افزوں تبلیغی و تربیتی ضروریات کا پُورا کرنا ہے۔ اس لئے ہندوستان کے طُول و عرض میں قائم منظم احمدی جماعتوں اور اُن کے اُردو دان افراد کی صحیح تعداد کو پیشِ نظر رکھ کر بدر کے حلقۂ قارئین کا اندازہ بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ دُوسری طرف چونکہ افرادِ جماعت کی اکثریت مالی اعتبار سے محدُود وسائل رکھتی ہے۔ اس لئے اخبار کا سالانہ زرِ اشتراک اس پر ہونے والے اصل اخراجات سے بھی بہت کم رکھا جاتا ہے۔ اور اخراجات کے بالمقابل آمد میں ہونے والی اس کمی کو صدر انجمن احمدیہ ہمیشہ اپنی گرانٹ سے پُورا کرتی ہے۔ اس تمام صورتِ حال کی موجودگی میں غور فرمائیے کہ اگر خریداران کی طرف سے اخبار کا یہ برائے نام سالانہ زرِ اشتراک بھی وقت پر وصُول نہ ہو تو یہ امر صیغہ بدر کے لئے کیسی کیسی دُشواریاں اور مشکلات پیدا کر سکتا ہے!؟

ماہ نومبر ۱۹۸۲ء میں دفتری ریکارڈ کا مکمل جائزہ لینے کے بعد یہ معلوم کر کے فکر و تشویش ہونی لازمی تھی کہ خریداران اور مشتہرین کی اکثریت مُسلسل کئی سال سے بقایا دار چلی آرہی ہے جس کی وجہ سے صیغہ بدر کا سالانہ بجٹ لگاتار کئی سالوں سے بُری طرح مُتاثر ہو رہا ہے۔ اس تشویشناک صورتِ حال کے فوری تدارک کے لئے تمام بقایا دار احباب کے اِنفرادی حسابات تیار کر کے ماہِ نومبر کے اختتام تک سپُردِ ڈاک کر دیئے گئے اور توقع رکھی گئی کہ احباب اپنی شاندار جماعتی روایات اور بدر سے متعلق خود پر عائد ہونے والی عظیم ذمّہ داریوں کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اس سلسلہ میں بہت جلد عملی قدم اُٹھائیں گے۔ ہمیں خوشی ہے کہ بہت سے مخلص دوستوں نے صیغہ بدر کی اِن توقعات کو پُورا کیا۔ جس کے لئے اِدارہ بدر ان کا تہِ دل سے ممنون ہے۔ فجزاھم اللہ خیرًا۔ تاہم بیشتر بقایا دار احباب کی طرف سے اڑھائی ماہ کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود تاحال اس ضمن میں کسی قسم کا کوئی جواب موصُول نہیں ہُوا۔ انتظارِ بسیار کے بعد ایسے تمام احباب کی خدمت میں دفتر کی طرف سے بذریعہ ڈاک دوبارہ یاد دہانی بھجوائی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ہونے والے کثیر اخراجات بدر جیسے محدُود مالی وسائل رکھنے والے اِدارے کے لئے یقیناً ایک زائد بوجھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس کا اِدارہ بدر بار بار متحمل نہیں ہو سکتا۔ اندریں صُورت ہم قوی اُمید رکھتے ہیں کہ بقایادار احباب دفتر کی طرف سے یاد دہانی موصُول ہوتے ہی احساسِ ذمّہ داری اور فرض شناسی کا ثبوت فراہم کریں گے۔ اور اپنے محبُوب مرکزی ترجمان کو کسی بھی قِسم کے بحُران سے محفوظ رکھنے میں اِدارہ کے ساتھ کما حقّہٗ تعاون فرمائیں گے ـــــ!!

یاد رکھئے کہ بدر جماعت کا وہ جریدہ ہے جس نے اپنی اشاعت کے دورِ اوّل (۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء تا دسمبر ۱۹۱۳ء) میں سیّدنا حضرت مسیح پاک علیہ السّلام کے تازہ الہامات، ملفوظات، اکابرِ سلسلہ کے مضامین اور سلسلہ احمدیّہ کی تاریخ کو محفوظ کرنے میں نُمایاں کردار ادا کیا ہے۔ بدر کی ان ہی جلیل القدر اور شاندار جماعتی خدمات کے پیشِ نظر حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بایں الفاظ اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ:-

"یہ اخبار "الحکم و بدر" ہمارے دو بازو ہیں۔" (ذکرِ حبیب صفحہ ۱۹۳)

تقریباً چالیس برس کے وقفہ کے بعد سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے بدر کے دورِ ثانی کا آغاز فرما کر اس بازو کو مزید قوی اور مضبوط کرنے کی ذمّہ داری آپ کے سپرد کی ہے۔ آئیے! ہم سب مل کر اپنی اس مشترکہ جماعتی ذمّہ داری کو پُورا کریں ٭

خورشید احمد انور

تجدیدِ عہد

جلسہ سالانہ ربوہ منعقدہ ۱۹۸۲ء کے دُوسرے روز کے دُوسرے اجلاس میں محترم جناب ثاقب زیروی مُدیر ہفت روزہ "لاہور" نے اپنا یہ پُرکیف منظوم کلام اپنی مخصوص دلنشین آواز میں پڑھ کر حاضرینِ جلسہ کو محظوظ کیا ـــــــ (ایڈیٹر)

لکھیں گے لہُو سے افسانے، تاریخ کو پھر دُہرائیں گے
رکھے گا زمانہ یاد جسے، وُہ نقشِ وفا بن جائیں گے

ہم پر ہے خُدا کا فضل و کرم، ہنس ہنس کے سہیں گے جور و ستم
ہم اپنے پیار کی شبنم سے نفرت کی آگ بُجھائیں گے

ہم شام کا پہلا تارا ہیں، ہم لوگ ہیں صُبح کی پہلی کرن
تنویر کی صُورت پھیلیں گے خُوشبو کی طرح چھا جائینگے

بدخواہ نگاہیں گھات میں ہیں منزل بھی صدائیں دیتی ہے
سوئے تو بہت کچھ کھوئیں گے جاگے تو بہت کچھ پائیں گے

جذبوں کی سُلگتی آگ کبھی سینوں میں نہ کم ہونے دیں گے
جتنا بھی دبائے گی دُنیا اُتنا ہی اُبھرتے جائیں گے

تعمیرِ "بشارت" تو ہے فقط آغازِ سفر اے ہم سفرو!
توحید کا پرچم یُورپ کے ہر قریے پر لہرائیں گے

بے نُور دِلوں کے ویرانے سیراب کریں گے اشکوں سے
ہم اپنی آبلہ پائی سے کانٹوں کی پیاس بُجھائیں گے!

اے ناصرِ دیں! تیری یادیں ہیں قلب و نظر کا سرمایا!
اِن یادوں سے ہم جیتے جی رُوحوں کے چمن مہکائیں گے

ہم اہلِ وفا ہیں، غلبۂ دیں کی تیری ساری اُمنگوں کو
طاہر کی قیادت میں اِک دِن زرّیں جامے پہنائیں گے

یہ دُنیا والے اے ثاقب! جتنے بھی ستم چاہیں ڈھالیں
ہم اپنے مدنی آقا کا اُسوہ ہی فقط اپنائیں گے

خطبہ جمعہ

تحریکِ جدید وہ عظیم الشّان تحریک ہے جس کے ذریعہ دُنیا میں تبلیغِ اسلام کی داغ بیل پڑی

میری خواہش ہے کہ دفتر اوّل قیامت تک جاری رہے اور اسلام کی مثالی خدمت کرنے والوں کے نام قیامت تک نہ مٹنے پائیں

دفتر اوّل اور دفتر دوم کی آئندہ نسلیں عہد کریں کہ وہ ان کی طرف سے اپنے بزرگوں کی قربانیاں جاری رکھیں گے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۵ نبوّت ۱۳۶۱ ہش مطابق ۵ نومبر ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"تحریکِ جدید کے آغاز کو آج

اڑتالیس سال گزر چکے ہیں

اور اب ہم ۴۹ ویں سال میں داخل ہو رہے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں سب سے پہلے قادیان میں اس تحریک کا آغاز فرمایا۔ یہ وہ دن تھے جب ابھی فضا میں احرار کے ان دعووں کی آواز گونج رہی تھی کہ ہم منارۃ المسیح کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ اور قادیان کو اس طرح مسمار کر دیں گے کہ وہاں قادیان کا نام و نشان تک باقی نہیں رہے گا۔ اور ایک وجود بھی ایسا نہیں رہے گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لینے والا ہو۔ فضاؤں میں بہت ارتعاش تھا۔ اور احمدیوں کی طبیعت میں بھی ایک ہیجان تھا، ایک جوش تھا۔ اور ایک ولولہ تھا۔ جتنی قوت کے ساتھ جماعت کو دبانے کی کوشش کی جا رہی تھی، اتنے ہی زور کے ساتھ یہ جماعت اچھلنے کے لئے تیار بیٹھی تھی۔

ایک آواز کا انتظار تھا

یعنی خلیفۃ المسیح کی آواز کا کہ وہ جس طرح چاہیں، جس طرف چاہیں قربانیوں کے لئے بلائیں۔ لیکن دل، سینوں میں اچھل رہے تھے کہ کب یہ آواز بلند ہو اور کب ہمیں آگے بڑھ کر نحن انصار اللہ کہنے کی توفیق عطا ہو۔

چنانچہ اس پس منظر میں ۱۹۳۴ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے اس تحریک کا آغاز فرمایا۔ اُس وقت کے اقتصادی حالات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اور اُس وقت کی جماعت کی غربت کو مدِّنظر رکھتے ہوئے آپؓ نے اپنے اندازے کے مطابق ستائیس ہزار روپے کی تحریک فرمائی۔ اور اس پر بھی آپؓ کا یہ تاثر تھا کہ اُس وقت کے جماعت کے اقتصادی حالات مستقل طور پر یہ بوجھ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ اقتصادی حالات کا تقاضا یہ ہے کہ مستقل طور پر یہ تحریک جاری نہ کی جائے بلکہ چند سال کے لئے قربانی مانگی جائے۔ چنانچہ آپؓ نے تین سال کے لئے اس چندے کا اعلان فرمایا۔ جس کے ذریعہ سے تمام دُنیا میں

تبلیغِ اسلام کی داغ بیل

ڈالی جانی تھی۔ اُس وقت حاضرین اس بات کو پوری طرح سمجھ نہیں سکے۔ بہت سے ایسے تھے جنہوں نے سمجھا کہ یہ تحریک صرف ایک سال کے لئے ہے۔ چنانچہ انہوں نے بظاہر اپنی توفیق سے بہت بڑھ کر چندے لکھوائے۔ سلسلہ کے بعض کلرک ایسے تھے جن کو اس زمانے میں پندرہ روپے مہینہ تنخواہ ملا کرتی تھی۔ انہوں نے تین تین مہینے کی تنخواہیں لکھوا دیں۔ بعض ایسے تھے جنہوں نے دو۲ مہینے کی تنخواہ لکھوا دی۔ اور ذہن پر یہی اثر تھا کہ ایک دو سال کے اندر ہم ادا کر دیں گے۔ سلسلہ کے بہت سے ایسے بزرگ بھی تھے جو اگرچہ کچھ زائد تنخواہ پانے والے تھے لیکن اس زمانے میں بھی ان کی تنخواہ دُنیا کے لحاظ سے بہت کم تھی۔ مثلاً ناظروں کے معیار کے لوگ اور سلسلہ کے پرانے خدّام اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی لمبی خدمت کی توفیق پائی تھی، پچاس، ساٹھ، ستّر روپیہ ماہوار سے زیادہ اُن کی تنخواہیں نہیں تھیں،

اُن میں سے بھی بعض نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر چندے لکھوائے۔ مثلاً

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ

نے اڑھائی سو روپے چندہ لکھوایا۔ اسی طرح دیگر بزرگوں میں سے مولوی ابوالعطاء صاحب (جو اس وقت کی نسل میں نسبتاً چھوٹے تھے) اور مولوی جلال الدین صاحب شمس نے بھی پچاس پچاس روپے، پچپن پچپن روپے لکھوائے، جو اس زمانے کے لحاظ سے اُن کی آمد کے مقابل پر بہت زیادہ تھے۔ لیکن اس وقت یہ بات کھل کر سامنے نہیں آئی تھی کہ یہ تحریک مستقل نوعیت کی ہے۔ ہاں بعد میں جب یہ اعلان کیا گیا کہ یہ ایک سال کے لئے نہیں بلکہ تین سال کے لئے تھی تو ان زیادہ لکھوانے والوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جس نے یہ درخواست کی ہو کہ غلط فہمی میں زیادہ لکھوا دیا گیا ہے، طاقت سے بڑھ کر بوجھ ہے۔ اس لئے ہمیں اجازت دی جائے کہ اس چندے کو کم کر دیں۔ بلکہ خود حضرت مصلح موعودؓ نے پیشکش فرمائی کہ اگر کسی نے غلط فہمی سے اپنی طاقت سے بڑھ کر چندہ لکھوا دیا ہے تو اس کو کم کروانے کی اجازت ہے۔ یہ درخواستیں تو موصول ہوئیں کہ حضور! ہمیں یہ چندہ اسی طرح ادا کرنے کی اجازت دی جائے۔ اور دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس عہد پر قائم رہیں۔ لیکن کوئی یہ درخواست نہیں آئی کہ ہمارے چندے کو کم کر دیا جائے۔ بعد میں جب یہ بات اور کھل گئی کہ یہ تحریک تین سال کے لئے نہیں بلکہ

ایک مستقل اور ایسی عظیم الشان تحریک

بننے والی ہے جس کے نتیجے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچنی تھی اور جس کے نتیجے میں حضرت مصلح موعودؓ نے زمین کے کناروں تک شہرت پانی تھی تب بھی کوئی پیچھے نہیں ہٹا۔ بلکہ قربانیوں میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ بزرگوں کا بھی یہی حال تھا، امیروں کا بھی یہی عالم تھا۔ متوسط طبقے کے لوگ جو سلسلے کے کاموں سے براہِ راست متعلق نہیں تھے اُن کی بھی یہی کیفیت تھی اور غرباء کی بھی یہی کیفیت تھی۔ تمام جماعت کے ہر طبقے نے قربانی میں ایک ساتھ قدم اُٹھایا ہے۔ اور آج جب ہم اعداد و شمار پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ان کے تجزیے سے ہرگز یہ بات سامنے نہیں آتی کہ کسی طبقے نے زیادہ قربانی کی تھی اور کسی نے کم۔ اُمراء نے اپنی توفیق کے مطابق بہت بڑے بڑے قدم اُٹھائے۔ بڑی بلند ہمتوں کے ساتھ (دعووں کے ساتھ نہیں) وعدے لکھوائے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو پورا کیا۔ اسی طرح غرباء اپنی توفیق کے مطابق بلکہ توفیق سے بڑھ کر اس میں شامل ہوئے۔ جوش اور ولولے کا یہ عالم ہوا کرتا تھا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان

فرمایا کرتے تھے تو جو لوگ سب سے پہلے دفتر تحریکِ جدید میں پہنچ کر اپنے چندے لکھواتے تھے اُن میں دو دوست پیش پیش تھے۔ ایک کا نام محمد رمضان صاحب تھا جو ... تھے اور دوسرے کا نام محمد بوٹا "تانگے والا" تھا۔ جب تک وہ زندہ رہے ایک سال بھی اس بات میں پیچھے نہیں رہے۔ خدا نے اُن کو جتنی توفیق بخشی تھی، ... بڑھ کر وعدے لکھواتے تھے اور ادائیگی میں بھی السابقون میں شامل ہوتے تھے۔ اور ...

پرائیویٹ سیکرٹری کے باہر انتظار کر رہے ہوتے تھے (اس زمانہ میں لوگ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں پہنچا کرتے تھے) ان میں یہ دونوں دوست پیش پیش ہوتے تھے۔ مزدوروں کا یہ عالم تھا کہ سیالکوٹ کے ایک مزدور جو ان دنوں دو روپے "دہاڑی" کمایا کرتے تھے، یعنی دو روپے یومیہ ان کی مزدوری تھی، انہوں نے اُس زمانے کے لحاظ سے بہت بڑا یعنی تیس ۳۰ روپے چندہ لکھوایا۔ ایک اور صاحب تھے، وہ بھی غریب اور کمزور حال تھے۔ انہوں نے دس روپے چندہ لکھوایا۔ تو

قُربانی کرنے والوں کا یہ حال تھا

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تعلق ہے وہ فضل ان لوگوں پر بارش کی طرح اس طرح برسے ہیں کہ ان پر نگاہ پڑتی ہے تو قربانیاں کہتے ہوئے بھی شرم آنے لگتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان خاندانوں کی کایا پلٹ دی۔ ان کی نسلوں کے رنگ بدل گئے۔ خدا نے ایسے فضل نازل فرمائے کہ پہچانے نہیں جاتے کہ یہ کونسے خاندان تھے، کس حالت میں رہا کرتے تھے اور کس تنگی ترشی میں گزارہ کیا کرتے تھے۔ وہ مزدور جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اور جس نے تیس روپے سے اپنے چندے کا آغاز کیا تھا، آج اُن کا چندہ تین ہزار پانچ سو ۳۵۰۰ روپے سالانہ ہے۔ اور وہ مزدور جس نے دس روپے سے اپنے چندے کا آغاز کیا تھا، آج اس کا چندہ ۵۰۰۰ ہزار روپے سالانہ ہے۔ اور وہ بچہ جس نے پانچ روپے کے ساتھ اپنے چندے کا آغاز کیا تھا، گزشتہ سال اس کا چندہ

پانچ ہزار روپے سالانہ

سے زائد تھا۔ پس ہر عمر کے لوگوں کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے نوازا، ہر طبقے کے لوگوں کو اپنے فضل سے نوازا۔ رُوحانی لحاظ سے بھی اُن لوگوں نے بہت ترقیات حاصل کیں۔ اور دنیوی لحاظ سے بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ اور اُن کی اولادوں نے بھی اُن کی قربانیوں کا اتنا پھل کھایا کہ سیری کے مقام تک پہنچ گئے۔ اور وہ فضل ابھی ختم ہونے میں نہیں آتے وہ ایک نسل سے تعلق رکھنے والے فضل نہیں ہیں۔ بلکہ وہ دُوسری نسل میں بھی جاری ہیں، تیسری نسل میں بھی جاری ہیں اور یہ معاملہ آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ زمانے کے لحاظ سے بھی لمبا ہو رہا ہے۔ اور وسعت کے لحاظ سے بھی پھیلتا جا رہا ہے۔

یہ دفتر اوّل دس سال تک بلاشرکتِ غیر جاری رہا۔ یعنی ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۴ء تک کوئی اور دفتر اس کا رقیب نہیں تھا۔ جو لوگ بعد میں شامل ہوئے وہ بھی اسی دفتر میں شامل ہوتے تھے۔ لیکن ۱۹۴۴ء میں

ایک نئے دفتر کا آغاز

ہُوا جسے دفتر دوم کہا جاتا ہے۔ دفتر دوم کے جاری ہونے کے بعد دفتر اوّل میں داخلے کے رستے بند ہو گئے۔ اور نکلنے کے رستے جاری رہے۔ یعنی پانچ ہزار یا اُس سے کچھ زائد چندہ دہندگان جو دفتر اوّل میں شامل تھے، ان کو اللہ کی تقدیر بُلاتی رہی۔ اور وہ اس دُنیا کو چھوڑ کر اپنے ربّ کے حضور حاضر ہوتے رہے۔ اس لئے اس دفتر میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھانے کے رستے بند تھے۔ اور اب جس احمدی نے بھی تحریکِ جدید میں شامل ہونا تھا اس کے لئے صرف دفتر دوم کا دروازہ کھلا تھا۔ چنانچہ عظیم الشان قربانیاں کرنے والا یہ گروہ آہستہ آہستہ کم ہونے لگا۔ اور آج اُن میں سے صرف دو ہزار زندہ باقی ہیں جنہوں نے دفتر اوّل میں حصّہ لیا تھا۔ اور اُن کے چندے کی مقدار جو اس وقت تک بیان کی گئی ہے وہ ایک لاکھ پچیس ہزار ہے جو میرے نزدیک غلط ہے۔ میں نے از سرِ نو چھان بین کے لئے کہا ہے۔ کیوں غلط ہے؟ میں اس کی وجہ بتاؤں گا۔ بہرحال

دفترِ اوّل میں حصّہ لینے والوں کی تعداد

جہاں تک زندہ لوگوں کا تعلق ہے وہ گر کر دو ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ لیکن تحریکِ جدید نے اس بات کو نظر انداز کر دیا کہ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو مرنے کے باوجود بھی چندہ ادا کر رہے ہیں۔ کیونکہ اُن کی نسلیں اُن کی طرف سے دے رہی ہیں۔ اُن کو لسٹ سے خارج کرنے کا کس کو حق ہے؟ اگر اُن کا نام تحریکِ جدید نے اپنی لسٹ سے نکال دیا ہے تو یہ ان کی غلطی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی مثال لیجئے۔ وفات کے وقت آپؓ کا چندہ بارہ ہزار اور چند سو تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس وقت جماعت میں سب سے زیادہ چندہ آپؓ کا تھا۔ بلکہ جہاں تک میرا علم ہے (ہو سکتا ہے کبھی استثناء بھی ہو گیا ہو) اگر سو فیصدی نہیں تو اکثر سالوں میں آپؓ کا چندہ باقی سب جماعت کے انفرادی چندوں سے ہمیشہ زیادہ رہا۔ آپؓ کے وصال کے بعد آپؓ کے بچوں نے اپنے پہلے مشترکہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا کہ مشترکہ جائداد کے حساب میں سے سب سے پہلے ہم حضرت مصلح موعودؓ کا یہ چندہ دیتے رہیں گے۔ اور اس چندے میں کمی نہیں آئے گی۔ اس کے علاوہ بھی بچوں نے اپنے طور پر حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے چندے لکھوائے ہیں جو وہ ادا کرتے ہیں۔ پس اس رقم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کمی نہیں ہوئی۔ جس کا چندہ جاری ہے وہ کس طرح مر سکتا ہے؟ اس لئے

دفترِ اوّل کی از سرِ نو ترتیب

کرنی پڑے گی۔ میری خواہش یہ ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے۔ اور جو لوگ ایک دفعہ اسلام کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں، اُن کا نام قیامت تک نہ مِٹنے پائے اور اُن کی اولادیں ہمیشہ اُن کی طرف سے چندے دیتی رہیں۔ اور ایک بھی دن ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے۔ خدا کے نزدیک بھی وہ زندہ رہیں اور قربانیوں کے لحاظ سے اِس دُنیا میں بھی اُن کی

زندگی کی علامتیں

ہمیں نظر آتی رہیں۔ پس اس نقطۂ نگاہ سے تحریکِ جدید کو دفترِ اوّل کی از سرِ نو ترتیب قائم کرنی پڑے گی۔ اس کو پھر منظم کرنا پڑے گا۔ اور وہ بچے جو اپنے والدین یا بزرگوں کی طرف سے رقمیں ادا کر رہے ہیں۔ اگر وہ بزرگ مر بھی چکے ہیں تو وہ زندہ شمار ہونے چاہئیں، جہاں تک تحریکِ جدید کا تعلق ہے۔ اور ان کے نام اس فہرست سے نہیں نکالے جائیں گے۔ بچوں کے چندوں میں سے اتنا کم کر کے جو اُنہوں نے اپنے والدین کے نام پر لکھوایا ہے اس فہرست میں منتقل کیا جائے جو دفترِ اوّل کی فہرست ہے اور پھر صحیح صورتِ حال پیش کی جائے کہ اب کیا شکل بنتی ہے؟ مجھے اُمید ہے اور ہماری توقع ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے بچے ان کی قربانیوں کو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ اور کبھی بھی ایسا وقت نہیں آئے گا کہ دفترِ اوّل کے چندے کی مقدار کم ہونی شروع ہو جائے۔ یہ انشاء تعالیٰ بڑھتی رہے گی۔

دفترِ دوم کا آغاز ۱۹۴۴ء میں ہوا اور اب یہ دفتر اڑتیس ۳۸ سال کا ہو چکا ہے۔ اس نے بھی ایک عرصہ تک بلاشرکتِ غیر چندے دینے والے وصول کئے۔ یعنی اگرچہ دفترِ اوّل میں داخلے کا رستہ بند ہو چکا تھا۔ لیکن اس دفتر میں داخلہ جاری رہا۔ اور اکیس سال تک یہ بغیر کسی رقابت کے جماعت کے چندہ دہندگان حاصل کرتا رہا۔ اُن میں سے کچھ جاتے بھی رہے۔ اور خدا کے حضور پیش ہوتے رہے۔ لیکن زیادہ تعداد اندر آنے والوں کی تھی۔ یہاں تک کہ ۱۹۶۵ء میں اس دفتر کو بند کر دیا گیا۔ ان معنوں میں کہ اس کے داخلے کے رستے بند ہو گئے۔ (ویسے یہ دفتر جاری ہے) اور

دفترِ سوم کا آغاز

ہُوا۔ اس وقت تک اس کے چندہ دہندگان کی جو تعداد تھی وہ تو میرے سامنے نہیں آئی۔ لیکن اس عرصے میں جو سترہ سال کا عرصہ ہے لازماً ایک بڑی تعداد فوت ہو گئی ہوگی، مگر کم ہونے کے باوجود اس وقت ان کی تعداد اٹھارہ ہزار پانچ سو یا اٹھارہ ہزار چھ سو کے قریب

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے!
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈرسیز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اُڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی (فون نمبر: ۲۹۴)

ہے۔ اور ان کا مجموعی چندہ تیرہ لاکھ سے زائد اور چودہ لاکھ سے کچھ کم ہے یعنی تیرہ اور چودہ لاکھ کے درمیان ہے۔ اس دفتر والوں کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں، دفتر دوم کی آئندہ نسلیں اُن کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا۔ اور یہ

اُن کی قربانیاں جاری رہیں گی

تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں۔ یعنی ایک تو زندگی یہ ہی کہ نیک لوگ جو خُدا کے حضور حاضر ہوتے ہیں وہ زندہ رہتے ہیں۔ لیکن نیک اعمال کی صورت میں اگر اُن کی وفات کے بعد ان کی طرف سے قربانیاں جاری رکھی جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہمیں خبر دیتے ہیں، اور ان سے زیادہ سچی خبر دینے والا کوئی انسان پیدا نہیں ہوا، کہ وہ نیک لوگ جو نیک کام کرتے ہوئے فوت ہو جائیں اور ان کی اولاد ان کی نیکیوں کو جاری رکھے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان نیکیوں کا ثواب اُن کو پہنچتا رہتا ہے۔ اس لحاظ سے میرا مطلب ہے کہ وہ عملاً بھی اس دُنیا کی فعال زندگی میں زندہ رکھے جائیں گے۔

تیسرے دفتر کو قائم ہوئے آج سترہ سال ہو چکے ہیں اور اس سترہ سال کے عرصے میں اس دفتر میں جتنے شامل ہونے چاہئیں تھے اس سے بہت کم تعداد میں شامل ہوئے ہیں۔ یعنی مشکل سے صرف پانچ ہزار تک پہنچے ہیں۔ حالانکہ دفتر اوّل کے وقت جماعت کی جو تعداد تھی اور بچے پیدا ہونے کی جو رفتار تھی اس کے لحاظ سے دس سال کے اندر پانچ ہزار کی تعداد کو حاصل کرنا کافی نہیں۔ اور جبکہ خُدا کے فضل سے جماعت کا عظیم الشان پھیلاؤ ہو چکا ہے اور روزانہ مجھے بچوں کے جس قدر نام رکھنے پڑتے ہیں وہی اتنے ہیں خُدا کے فضل کے ساتھ کہ اب تک پانچ ہزار کیا، اگر

دفتر سوم میں شامل ہونے والوں کی تعداد

تیس چالیس ہزار بھی ہو جاتی تو مجھے تعجب نہ ہوتا۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ دفتر سوم کی طرف غفلت کی گئی ہے۔ ہو سکتا ہے اس میں منتظمین کا بھی کچھ قصور ہو اور ہو سکتا ہے ہمارا بحیثیت جماعت یہ قصور ہو کہ ہم نے آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت نہیں کی۔ تربیت کے لئے یہ ایک بہت ہی اہم نکتہ ہے کہ بچوں سے بہت بچپن ہی سے چندہ لینا شروع کرو۔ ان کو ہفتہ وار یا ماہانہ کچھ رقم دو اور پھر اُن سے کچھ خُدا کے نام پر لو۔ اور اُن کو بتاؤ کہ ہم یہ کس غرض کیلئے لے رہے ہیں؟ اس لحاظ سے دفتر سوم کے لئے بہت ہی وسیع گنجائش موجود ہے۔ اور اگرچہ یہ گنجائش پاکستان میں بھی ہے لیکن پاکستان سے بہت بڑھ کر غیر ممالک میں ہے۔ کیونکہ غیر ممالک کا چندہ عام اور چندہ وصیت اس وقت پاکستان کے چندہ عام اور چندہ وصیت سے دُگنے سے بھی زائد ہے۔ لیکن ان کا چندہ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کے چندہ کا تقریباً نصف ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں

کم از کم چار گنا گنجائش

موجود ہے۔ اسی طرح چندہ عام اور چندہ وصیت میں بھی ابھی بہت گنجائش ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعتیں تیزی کے ساتھ چندہ باشرح دینے کی طرف آ رہی ہیں۔ اور بہت خوشکن رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ لیکن میرا جو ابتدائی جائزہ تھا اس سے یہی معلوم ہُوا کہ ابھی بہت بھاری تعداد ایسی موجود تھی جو یا چندہ ادا ہی نہیں کر رہی تھی، یا اگر ادا کرتی بھی تھی تو شرح کے مطابق نہیں دے رہی تھی۔ اور چندہ دہندگان میں سے ایک بھاری تعداد ایسی تھی جس نے سرے سے تحریک جدید میں شمولیت ہی نہیں کی۔ تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ تحریک جدید نے بیرونی آمد کو بڑھتا ہُوا دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ اب تحریک جدید کے چندے کی طرف توجہ کی ضرورت نہیں۔ اور یہ

ایک بہت بڑی غلطی

ہے۔ قربانی کرنے والی کسی جماعت کو قربانی کی بعض راہوں سے محروم کر دینا بہت بڑا ظلم ہے۔

یعنی اچھے بھلے قربانی کرنے والے، نہایت مخلص لوگ، دُوسرے چندے دے رہے ہیں لیکن اُن کو توجہ ہی نہیں دلائی جا رہی کہ تم نے تحریک جدید کا چندہ بھی دینا ہے۔ ذرا بھی توجہ دلائیں تو وہ بڑے جوش کے ساتھ آگے آئیں گے۔

دراصل ہُوا یہ کہ بیرونِ پاکستان جو اُس وقت ہندوستان تھا جتنی جماعتیں تھیں ان میں جہاں تک تبلیغ کا اور تحریک جدید کے مشنز کا تعلق ہے ان کا تعلق صرف چندہ تحریک جدید سے تھا اور جہاں تک حصہ آمد اور چندہ عام کا تعلق ہے وہ صدر انجمن احمدیہ کے نام شمار ہوتا تھا۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے وقت میں ہی انتظامی تبدیلی کی گئی۔ اور تمام چندہ عام ہو یا چندہ وصیت، وہ تحریک جدید کی طرف منتقل کر دیا گیا۔ جب تک یہ نہیں ہُوا تھا تحریک جدید کو فکر رہتی تھی کہ ہم نے اپنا خرچ کس طرح پورا کرنا ہے۔ اِس لئے وہ

تحریک جدید کے چندے کی طرف توجہ

کرتی تھی۔ جب اچانک اُن کو WIND FALL (درختوں کا جھاڑ۔ وہ پھل جو خود بخود نیچے آ رہتا ہے اس کو WIND FALL کہا جاتا ہے) مل گئی تو اُن کو خُدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی سہولت حاصل ہو گئی۔ بہت سا زائد روپیہ جس کا ان کو گمان بھی نہیں تھا وہ اُن کو مل گیا۔ اور اُنہوں نے کہا اب یہ تھوڑا سا تحریک جدید کا چندہ ہے۔ اس کی کیا ضرورت ہے اس کو بے شک چھوڑ دو۔ حالانکہ تحریک جدید کا تھوڑا سا چندہ جو اُن کو نظر آ رہا ہے اس کی تو کوئی بھی حقیقت نہیں۔ وہ بے شمار اخلاص جو ضائع ہو رہا ہے اُس کی حقیقت ہے۔ یعنی تھوڑے سے چندے کو دیکھتے رہے اور یہ نہ دیکھا کہ بے شمار اخلاص ہے جماعت کا جس کو یہ ضائع کر رہے ہیں۔ ان کو قربانی کے مواقع سے محروم کر رہے ہیں۔ تحریک جدید کا کیا حق تھا کہ جماعتوں کو قربانی کی راہوں سے اپنی غفلت کی وجہ سے محروم کر دیں۔ اِس لئے میں نے تحریک جدید میں ایک نئی وکالت قائم کی ہے تاکہ وکالت مال کا بوجھ بٹ جائے۔ اور اب وکالت مال ثانی خالصتہً بیرونی دُنیا میں چندہ تحریک جدید کے لئے وقف ہوگی۔ یعنی اس کا آمد و خرچ کا حساب اس کے ساتھ متعلق ہوگا اور بہت سے زائد بوجھ جو اُن پر پڑے ہوئے تھے، اب وہ ہٹا دیئے گئے ہیں۔ جہاں تک

چندہ عام اور چندہ وصیت

کا تعلق ہے آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ باوجود ان کمزوریوں کے جن کا میں نے ذکر کیا، پاکستان کا چندہ ایک کروڑ چار لاکھ ہے۔ اس کے مقابل پر بیرونی دُنیا کا دو کروڑ بیس لاکھ ہے۔ یعنی دُگنے سے بھی زائد ہے۔ اور یہ سارا بجٹ نہیں ہے۔ جہاں تک بیرونی بجٹ کی کُل آمد کا تعلق ہے وہ خُدا کے فضل سے پانچ کروڑ ہو چکی ہے۔ یعنی ایک لاکھ سے تحریک جدید کا آغاز ہُوا تھا۔ جو اب خدا کے فضل سے پانچ کروڑ تک پہنچ چکا ہے۔ لیکن تحریک جدید کے لحاظ سے غفلت کا یہ عالم ہے کہ یہاں یعنی پاکستان میں تو بیس لاکھ سے زائد ہے (اس وقت تک خُدا کے فضل سے توقع ہے بیس لاکھ سے زائد آمد ہو چکی ہو گی) اور باہر صرف گیارہ لاکھ کے قریب ہے۔ اس سے

واضح طور پر ثابت ہوتا ہے

کہ ہم نے صحیح طور پر اس طرف توجہ نہیں کی۔ لیکن اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب تحریک جدید کا یہ شعبہ، وکالت مال ثانی پوری طرح یہاں کی مشکلات اور ضروریات سے فارغ الذہن ہو کر بیرونی دُنیا کی طرف توجہ کرے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت تیزی کے ساتھ وہاں چندے بڑھیں گے۔ اوّل تو مجھے توقع ہے کہ چندہ عام اور چندہ وصیت بھی بہت جلدی کم از کم ڈیڑھ گنا ہو جائے گا۔ اور اگر دُگنا بھی ہو جائے تو تعجب کی بات نہیں۔ لیکن تحریک جدید میں تو بہت زیادہ گنجائش ہے۔ باہر کا جو گیارہ لاکھ ہے اُس کو ذرا سی توجہ کے ساتھ پچاس۔ ساٹھ لاکھ کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسا کرنا ذرا بھی مشکل نہیں ہے۔ میں اُمید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جو اس وقت کا بگڑا ہُوا توازن ہے، وہ درست اور برقرار ہو جائے گا۔ اور بیرونی دُنیا کی تحریک جدید

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے!
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
SK. GHULAM HADI & BROTHERS.
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
CHANDAN BAZAR, P.O. BHADRAK, Dist: BALASORE (ORISSA) PHONE. 122-253.
پیشکش

کی قربانی بھی پاکستان کی قربانی کے مطابق ہو جائے گی۔ لیکن خود پاکستان میں بھی ابھی بڑی گنجائش موجود ہے۔ اس لئے جب ہم اُن کو تیز کریں گے تو اپنے آپ کو نہیں بُھلا سکتے۔ میرا جائزہ یہ ہے کہ یہاں بھی دفترِ سوم میں بڑی بھاری گنجائش موجود ہے۔ یہ کام میں

لجنہ اماء اللہ کے سپرد

کرتا ہوں۔ کیونکہ اس سے پہلے دو دفتروں میں سے ایک دفتر یعنی دفترِ اوّل خدام الاحمدیہ کی خصوصی تحویل میں دے دیا گیا اِن معنوں میں کہ وہ چندوں کی طرف خصوصی توجہ کریں۔ دفترِ دوم انصار اللہ کے سپرد کیا گیا کہ وہ اس طرف توجہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار نے اس میں بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ تیسرا دفتر۔ دفترِ سوم کسی ذیلی تنظیم کے سپرد نہیں کیا گیا۔ ہو سکتا ہے یہ بھی وجہ ہو اس میں غفلت اور کمزوری کی۔ تو اُمید ہے کہ لجنہ اماء اللہ اِنشاء اللہ تعالیٰ بڑی تیزی کے ساتھ اس طرف توجہ کرے گی۔ اور لجنہ کا تجربہ یہ ہے کہ جب وہ کسی کام کی طرف توجہ کرتی ہیں تو اُن کی پُوری کوشش ہوتی ہے کہ مردوں کو شرمندہ کریں۔ اور اُن کو پیچھے چھوڑ جائیں۔ اور بسا اوقات وہ اس میں کامیاب بھی ہو جاتی ہیں۔ اس لئے مرد بھی کمرِ ہمت کس لیں۔ جب وہ دوڑیں گی تو آپ کو بھی دَوڑنا پڑے گا۔ آپ قوام ہیں۔ آپ کو اپنا وقار اور اپنا مقام قائم رکھنے کے لئے قربانیوں میں لازماً آگے بڑھنا ہوگا۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ کا

ایک بہت ہی حسین منظر

ہمارے سامنے آجائے گا۔ یعنی جماعت کے تمام حصے ایک دُوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے دَوڑ کر رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم دنیا کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ہر آن بڑھتی ہوئی قربانی پیش کرتے رہیں۔ خدمت کے نئے نئے میدان ظاہر ہو رہے ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں۔ اور دُنیا کی طرف سے آپ کو بڑی کثرت کے ساتھ بلاوا دیا جا رہا ہے۔ آپ کو جو جماعت احمدیہ کے خُدّام ہیں، جو جماعت احمدیہ کے انصار ہیں، جو جماعتِ احمدیہ کی لجنات ہیں، دُنیا کے ممالک آپ کو بُلا رہے ہیں کہ آؤ اور ہمیں بچاؤ۔ اگر آپ نے اس آواز پر لبیک نہ کہا تو کوئی اور ایسا کان نہیں ہے جن کے پردے اس آواز سے لرزنے لگیں۔ اور یہ آواز ان کے دلوں میں ارتعاش پیدا کر دے۔ اوّل تو اُن کو کوئی بلا نہیں رہا اور اگر بُلائے گا بھی تو سُننے والے کان نہیں ہیں۔ اور اگر سُننے والے کان بھی ہوں تو وہ دِل میسّر نہیں ہیں جو خدا کی خاطر قربانیوں کے نام پر ہیجان پکڑ جاتے ہیں۔ اور وہ اعضاء میسّر نہیں ہیں جو عمل کے لئے بے قرار ہو جاتے ہیں۔ یہ توفیق صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو عطا ہوئی ہے۔ اس لئے

سَاری دُنیا کے تقاضے

ہمیں نے ہی پورے کرنے ہیں۔ پس دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پھیلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ہمیں آگے بڑھنے اور لبیک، لبیک اور اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۔

(منقول از الفضل ربوہ ۲ر دسمبر ۱۹۸۲ء)

ھُوَ النَّاصِرُ
خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں !!

الرّؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد
کراچی۔ فون نمبر ۶۱۷۰۶۹

مسجد احمدیہ "بیت الرحمٰن" —— بقیہ صفحہ اوّل

اللہ تعالیٰ نے ہمارے اس نیک ارادے کو شرفِ قبولیت بخشا۔ اور ہماری سعی میں برکت ڈالی۔ زندہ قوموں کی نشانی بھی یہی ہے کہ وہ اپنے عزم اور ارادے میں کبھی ناکام نہیں ہوتیں۔ اور میرے خیال میں یہ احمدیت کی سچائی کی زبردست دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی عنایت سے مسجد کے اندرونی حصّہ کی تمام ڈیکوریشن اور مرمّت مورخہ ۵ ستمبر سوموار اور منگل کی درمیانی رات بوقت دو بجے مکمل ہو گئی۔ دُوسرے دن کمپنی والوں نے حسبِ وعدہ کارپٹ کی فٹنگ کا کام بھی دو بجے بعد دوپہر تک مکمل کر دیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

اسی دن بعد دوپہر محترم شیخ صاحب امیر و مشنری انچارج یُو۔ کے، کرائیڈن تشریف لائے۔ آپ نے سارے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ کھڑکیوں پر تمام کرٹن بھی لگا دیئے گئے۔ اور مسجد کی عمومی صفائی کر دی گئی ـــــ !!

۷ ستمبر بروز جمعرات ٹھیک چھ بجے حضور پُرنور کرائیڈن مشن تشریف لے آئے۔ تمام دوست مسجد کے اندر حضور کے والہانہ استقبال کے لئے تشریف فرما تھے۔ مسجد کے باہر یا تو سیکیورٹی ڈیوٹی والے خُدّام تھے یا وہ احباب تھے جنہیں پہلے ہی سے محترم پریذیڈنٹ صاحب نے اجازت دی تھی۔ کثیر الاشاعت ہفت روزہ اخبار "کرائیڈن ایڈورٹائزر" کا نامہ نگار بھی اس موقع پر موجود تھا۔ اس نے حضور کی متعدد فوٹوز لیں۔ اور حضور کا مختصر انٹرویو لیا۔ اس موقع پر کرائیڈن کے ایک نوعمر بچے اور بچی نے حضرت امیر المومنین اور بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔

تھوڑی دیر کے بعد حضور مسجد کے اندر تشریف لے آئے۔ کُرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوتے ہی حضور نے کارروائی کا آغاز فرمایا۔ محترم محمود احمد صاحب بشیر کی تلاوتِ کلام پاک اور محترم محمد عارف صاحب بھٹی کی نظم خوانی کے بعد محترم شیخ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے دِل خدا کی حمد و ثناء سے لبریز ہیں کہ اُس کی دی ہوئی توفیق سے آج انگلستان کے ساتویں مشن کا افتتاح حضور اپنے مُبارک ہاتھوں سے فرما رہے ہیں۔ اس موقع پر خدا تعالیٰ کی جتنی بھی حمد کی جائے وہ کم ہے۔

محترم شیخ صاحب کے بعد محترم محمد احمد صاحب پریذیڈنٹ کرائیڈن نے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم انتہائی خوشی اور مسرت سے معمور ہیں کہ کرائیڈن کے احباب کی ایک دیرینہ خواہش پُوری ہوئی اور آج حضور ہمارے درمیان رونق افروز ہیں۔

آپ نے اُن تمام احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ اور مسجد کے لئے تحفے دیئے۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب سے نوازا۔ حضور نے سُورۃ فاتحہ کی انتہائی مؤثر اور دلنشین انداز میں تفسیر بیان کی۔ خصوصاً خدا تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت اور رحیمیت پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ حضور نے تقریباً ایک گھنٹہ پر مشتمل اپنے خطاب کے دَوران مسجد کے اغراض و مقاصد بھی بیان فرمائے۔

اس کے بعد تقریباً پَون گھنٹہ سوال و جواب کے لئے وقف تھا۔ جس میں حضور نے مختلف سوالات کے مبسوط اور مدلّل جواب دیئے۔ پروگرام کے مطابق حضور کچھ دیر کے لئے خواتین میں تشریف لے گئے۔

ازاں بعد حضور نے نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد جماعت کی طرف سے حضور ایدہ اللہ اور احبابِ جماعت کی خدمت میں کھانا اور مٹھائی پیش کی گئی۔ قریباً دس بجے شب حضور پُرنور اپنے قافلہ کے ہمراہ واپس لنڈن مشن تشریف لے گئے۔

اب بفضلہٖ تعالیٰ مسجد بیت الحمد کرائیڈن میں روزانہ پانچ وقت باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے۔ بعض غیر از جماعت احباب بھی ہماری مسجد میں نماز کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ ایک مصری دوست احمد بشیر صاحب جو کہ سُنّی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں باقاعدہ ہماری مسجد میں تشریف لا رہے ہیں۔ نمازِ جُمعہ بھی یہیں ادا کرتے ہیں اور زیرِ تبلیغ ہیں۔ احبابِ جماعت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے قُربانی اور خدمت کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس گھر کو نہ صرف افرادِ جماعت کی رُوحانی و اخلاقی ترقیات کا ذریعہ بنائے بلکہ اس کی برکات سے گرد و پیش کے تمام انسان بھی متمتع ہوں۔ آمین۔

ایم ایس میں نُمایاں کامیابی

مکرم ڈاکٹر عبد الرشید صاحب مجوکہ ابن مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب بقاپوری نے ماہ جنوری ۱۹۸۳ء کے آخر میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم ایس (ماسٹر آف سرجری) کا امتحان دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے موصوف کو نمایاں کامیابی عطا فرمائی اور یونیورسٹی کے امیدواروں میں ان کا نام سرِ فہرست رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف مبلغ ۱۰۰ روپیہ بطور اعانت بدر ادا کر کے قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی کو اُن کے لئے اسلام و احمدیت کیلئے ہر طرح موجبِ برکت بنائے اور وہ اپنے اس ہنر کے ذریعہ مخلوقِ خدا کی احسن رنگ میں خدمت بجا لانے کی سعادت پاتے رہیں۔ آمین۔ (ادارہ بدر)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۲ء (آخری قسط)

اسلام میں رواداری کی تعلیم

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

احبابِ کرام! اس زمانے میں مختلف اقوام اور اہلِ مذاہب کے درمیان جو منافرت اور کینہ و بغض کی فضا نظر آ رہی ہے۔ اس کی ایک بہت بڑی وجہ عدمِ رواداری ہے۔ ایک مذہب کے مذہبی راہنماؤں اور پیشواؤں کو عزت و قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا اور اکثر ان کی ہتک اور تذلیل کی جاتی ہے جس سے عام طور پر قومی منافرت اور مذہبی فتنے رونما ہوتے ہیں۔ اور یہی چیز موجودہ وقت میں عالمی کھچاؤ اور تناؤ کا باعث بنی ہوئی ہے۔ جس سے دنیا خطرات کی آماجگاہ بن چکی ہے۔

جس طرح خدا تعالیٰ نے سب انسانوں کے اجسام کی بقاء اور حفاظت کے لئے غذا مہیا کی ہے۔ اسی طرح ضروری تھا کہ وہ سب انسانوں کی ارواح اور نشو و نما کے لئے ہر قوم کی ہدایت کا سامان بھی کرتا چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ کہ خدا کی طرف سے ہر قوم میں نبی اور رسول گزرے ہیں وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ہر قوم کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہادی اور نبی بھیجے ہیں۔ یہ عقیدہ ایک واضح صداقت اور عالمگیر قانون کے مطابق ہے۔ اس سے عالم میں باہمی اخوت و محبت اور رواداری پیدا ہوتی ہے اسلام نے اپنے پیروؤں کو یہی نہیں کہا کہ تم باہم رواداری سے کام لو اور دوسروں کی دلآزاری نہ کرو بلکہ اس نے مسلمانوں کو یہ تعلیم بھی دی کہ وہ مشرق و مغرب کے سب رسولوں اور نبیوں کو خدا کا برگزیدہ تسلیم کریں وہ گورے اور کالے سب انسانوں کے پیشواؤں کو الٰہی نبی اور رسول یقین کریں کیونکہ خدائے رب العالمین نے ان جملہ راستبازوں کو مختلف قوموں اور مختلف ملکوں میں اور مختلف زبانوں میں صداقت قائم کرنے کے لئے نورانی مشعلیں بنا کر بھیجا تھا ظاہر ہے کہ یہ اصل دنیا کے مذاہب و اقوام میں صلح و آشتی اور رواداری کا ایسا ذریعہ ہے جس کی مثال نہیں مل سکتی

آج سے نوے سال قبل قادیان کی اس مقدس بستی سے صلح و امن اتحاد و اتفاق، محبت و پیار، مذہبی رواداری اور یکجہتی کی ایک آواز بلند ہوئی تھی۔ یہ آواز شہزادۂ امن Prince of Peace سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی آپ نے قومی رواداری اور صلح و امن کے قیام کے لئے یہ نہایت ہی زریں اصول قرآنی تعلیمات کی بناء پر پیش فرمایا ہے کہ

"ہم ان تمام نبیوں کو سچا جانتے ہیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت و عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔"

(تحفہ قیصریہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے صرف دو روز قبل زیرِ تصنیف رسالہ "پیغامِ صلح" کے ذریعہ ہندوستان میں بسنے والی تمام اقوام و ملل کو اتفاق و اتحاد کی دعوت دی اور اس کے لئے مختلف زریں اصول پیش فرمائے آپ خاص طور پر ہندو اور مسلم دونوں قوموں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اس کو کاٹتا ہے ..... ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے۔ دنیا پر طرح طرح کے ابتلاء نازل ہو رہے ہیں جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری ظاہر ہو جائے گی آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آ کر دیوانے ہو جائیں گے۔ سو اے ہم وطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ اور چاہیئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کر لیں۔"

(پیغامِ صلح)

اس آواز پر اس روحانی فرمان پر اس الٰہی دعوت پر اس وقت کسی نے بھی توجہ نہیں دی جس کے نتیجہ میں ہمارے دیش بھارت کو ایسے عظیم جانی و مالی اور دیگر نقصانات سے دوچار ہونا پڑا ہے اور نہایت دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ یہ سلسلہ اب تک جاری ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پیغامِ صلح پر اور جماعتِ احمدیہ کی قومی رواداری پر تبصرہ کرتے ہوئے اس وقت پنجاب سے شائع ہونے والے اخبار "THE FRANTIER MAIL" لکھتا ہے کہ:-

ترجمہ:- یعنی جماعتِ احمدیہ مسلمانوں میں ایک ترقی پسند جماعت ہے تمام مذاہب کے ساتھ رواداری اس کی بنیادی تعلیم میں شامل ہے۔ تمام پیشوایانِ مذاہب کا عزت و احترام کرتے ہوئے احمدیوں نے ان کی تعلیمات کو اپنی مذہبی کتب میں شامل کیا ہے۔ چالیس برس پہلے جبکہ مہاتما گاندھی ہندوستان کے افقِ سیاست پر ابھی نمودار نہیں ہوئے تھے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے ۱۸۸۹ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا اور اپنی تجاویز رسالہ پیغامِ صلح کی شکل میں ظاہر فرمائیں جن پر عمل کرنے سے ملک کی مختلف قوموں کے درمیان اتفاق و اتحاد اور محبت و مفاہمت پیدا ہو سکتی ہے آپ کی یہ شدید خواہش تھی کہ لوگوں میں رواداری اخوت و محبت کی روح پیدا ہو۔ یہ بات آپ کی شخصیت لائقِ صد تحسین اور قابلِ قدر ہے کہ آپ کی دوربین آنکھ نے مستقبل بعید کے کثیف پردے میں سے دیکھا اور صحیح راستہ کی طرف راہنمائی فرمائی"۔

(دی فرنٹیر میل ۱۲ ستمبر ۱۹۴۸ء)

احبابِ کرام! میں اس موقع پر ایک بات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ اسلام کی صلح کُن اور باہمی محبت و اخوت اور رواداری کی دعوت دینے والی تعلیمات اور اصولوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے مملکتِ اسلامیہ کے نام پر قائم ہوئی ہماری پڑوسی حکومت میں اسلام ہی کے نام پر جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیتے ہوئے جو فتنہ و فساد قتل و خونریزی کا مظاہرہ کیا گیا تھا وہ جلدی ہی فراموش ہونے والی بات نہیں ہے۔ وہاں کے معصوم احمدیوں کو اپنی جانیں دینی پڑیں ان کے سینوں میں چھرے گھونپے گئے وہ آگ میں جلائے گئے مارے اور پیٹے گئے۔ الغرض طرح طرح کی جسمانی اور ذہنی اذیتیں دی گئیں ان کے گھر لوٹ لئے گئے۔ مسجدیں شہید کی گئیں اور قرآن مجید کے ہزاروں نسخے جلا دیئے گئے۔

جب سے جماعتِ احمدیہ کا قیام ہوا ہے ہمارے مخالف مہربانوں کی طرف سے ہمارے ساتھ یہی سب کچھ ہوتا رہا ہے۔ ایک موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے مخالف دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

"ہم پر حملے کئے جاتے ہیں اور حکومت بھی ہمارے ہاتھ باندھ کر ان کے آگے پھینکنا چاہتی ہے اور کوئی نہیں سوچتا کہ ہمارا قصور کیا ہے جو ہم پر اس قدر ظلم کئے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم بےشک صابر ہیں۔ متحمل ہیں مگر ہم بھی دل رکھتے ہیں اور ہمارے دل بھی درد محسوس کرتے ہیں اگر اس طرح بلاوجہ انہیں مجروح کیا جاتا رہا تو ان دلوں سے ایک آہ نکلے گی جو زمین و آسمان کو ہلا دے گی جس سے خدائے قہار کا عرش ہل جائے گا اور جب خدا تعالیٰ کا عرش ہلتا ہے تو اس دنیا میں ناقابلِ برداشت تغیر پیدا کرتے

ہیں"۔ (الفضل یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

چنانچہ احبابِ جماعت کی نوّے سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے کبھی بھی ظلم و ستم کا جواب ظلم و ستم کے ساتھ نہیں دیا جماعتِ احمدیہ پیکرِ صبر و رضا اور رواداری کی علمبردار بن کر اپنے بڑے ناقابلِ برداشت ظلم و ستم سہتے ہوئے بھی کبھی مقابلہ پر نہیں اُتری بلکہ صبر و صلوٰۃ کے ذریعہ آہ و بکا کے ذریعہ ان ظلم و ستم کا مقابلہ کیا چنانچہ جماعتِ احمدیہ کے اس بے نظیر رویّہ کو سراہتے ہوئے پنجاب کے مشہور ادیب شری برہم ناتھ دت پدم شری اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں :-

"شاباش جماعتِ احمدیہ!
کہ اس نے تاریخِ عالم کے ان بھیانک ترین مصائب کو صبر اور حوصلہ سے برداشت کیا اور تُف ہے پاکستان کے مسلمانوں پر جنہوں نے اسلام کی تعلیم کے برعکس اپنے رسول (صلعم) کے فرمودات کو پسِ پشت ڈال کر ان مظالم کو روا رکھا۔ انسانیت لرزہ براندام ہے، قرآنی تعلیم نوحہ خواں ہے اور اقوالِ رسول کو بجا طور پر شکوہ ہے کہ پاکستان کا مسلمان ان کو بھلا چکا ہے"۔
(بدر ۱۲ ستمبر ۱۹۷۵ء)

احبابِ کرام! اس صبر و تحمل کا انجام بھی آپ نے دیکھ لیا جو شخص اس ظلم و ستم کا بانی مبانی تھا سسک سسک کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اس دُنیا سے کوچ کر گیا اور اس کی حکومت اور اقتدار بھی قصّۂ پارینہ ہو کر رہ گئے۔ یہ احمدیت ہی کی فتح نہیں تھی بلکہ صبر و رضا کی فتح تھی، پیار و محبت کی فتح تھی اور رواداری اور اخوتِ انسانی کی فتح تھی۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں :-

"میں دُنیا کے ہر مینار سے یہ آواز بلند کرنے کے لئے تیار ہوں کہ دُنیا خدا تعالےٰ کے اس منصوبہ کو ناکام نہیں کر سکتی دُنیا کے سارے ایٹم بم اکٹھے ہو جائیں پھر بھی جو طاقتیں اس وقت گھمنڈ سے گردنیں اُٹھائے ہوئے ہیں۔ ہم ان کی خیر خواہی کیلئے اُن کے دل جیت کر (غور فرمائیں ان کے دل جیت کر۔ ناقل) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے ان کو جمع کر دیں گے"۔
(الفضل ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

جی ہاں! آج دُنیا دیکھ رہی ہے کہ احمدیت کے جانباز سپاہی پیار و محبت اور رواداری کا یہ نعرہ لگاتے ہوئے کہ

LOVE FOR ALL HAT-
RED FOR NONE

محبت ہر ایک سے اور نفرت کسی سے نہیں اکنافِ عالم میں پھیل رہے ہیں یہ سرفروش مجاہدین طوفانوں کو چیرتے ہوئے سمندروں اور پہاڑوں کو طے کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور پیغامِ محبت و رواداری کو لے کر دُنیا کے کونے کونے میں یہ عزم لے کر پھیلے ہوئے ہیں کہ

مُحوَد کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
رُوئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

ہمارے دل اس یقین سے پُر ہیں کہ آخر ایک دن محبت کو نفرت پر فتح نصیب ہو کر رہے گی۔ اخلاق کی کشش اور پیار و محبت کی فضا قائم ہو گی ؎

تم دیکھو گے کہ ان ہی میں قطراتِ محبت ٹپکیں گے

اور وہ دن دُور نہیں کہ جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ سے یہ قطراتِ محبت ایسے برسیں گے کہ سب کدورتیں دُھل جائیں گی اور ساری دُنیا پکار اُٹھے گی کہ انسانیت زندہ باد۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد آئیں اور ہمیں اپنی زندگیوں میں وہ مبارک دن دیکھنے کی توفیق عطا ہو آمین

قراردادِ تعزیت!

آج مورخہ ۱۲/۳۰/۸۲ مجلس عاملہ جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کا خصوصی اجلاس زیرِ صدارت مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج برطانیہ مسجد فضل لندن میں منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل قراردادِ تعزیت متفقہ طور پر پاس کی گئی۔

ہم ممبرانِ مجلسِ عاملہ جماعتِ احمدیہ برطانیہ محترم عبدالعزیز صاحب دین سابق نیشنل پریذیڈنٹ و ٹرسٹی برائے جماعت احمدیہ برطانیہ کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم برطانیہ میں ۱۹۲۸ء میں عین جوانی کی عمر میں تشریف لائے اور تادمِ آخر سلسلہ احمدیہ کی بے لوث خدمت کرتے رہے ہر فرض کو بڑی محنت، لگن اور سلیقہ سے سرانجام دیا۔

مرحوم ان گنت خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ابتدائی مبلغین کرام حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد رضی اور مولانا جلال الدین صاحب شمس سے لے کر موجودہ امیر و مشنری انچارج تک سب مبلغین کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تبلیغ و تربیت کے کام کو آگے بڑھانے کی خاص توفیق عطا فرمائی۔ مرحوم بڑے ملنسار، ہمدرد، دُعا گو بزرگ تھے۔ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور نافع الناس وجود تھے۔

آپ کو غیر از جماعت میں تبلیغ کا خاص شوق اور ملکہ تھا۔ زبان شستہ اور شخصیت بارعب تھی۔ جس کی وجہ سے اپنوں، جماعت اور غیروں میں ہر دلعزیز تھے۔ مرحوم کی ایک بیٹی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے بیٹے مکرم میاں عباس احمد خان صاحب کی بہو ہیں اس طرح آپ کا تعلق خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی تھا۔

آپ ٹرسٹ بورڈ کے ممبر ہونے کی حیثیت میں ۱۹۷۸ء سے ۱۹۸۱ء تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس سال جب حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الرابع انگلستان تشریف لائے تو آپ نے جماعتہائے برطانیہ کی ایک نیشنل شوریٰ بلائی اور اس موقع پر بعض دیگر کاموں کے علاوہ ایک خصوصی تبلیغی کمیٹی قائم فرمائی اور آپ کو اس کا صدر نامزد فرمایا۔

آپ جماعتِ احمدیہ برطانیہ کی چلتی پھرتی تاریخ تھے۔ آپ کی وفات سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جسے بظاہر پُر کرنا مشکل ہے۔

ماہ دسمبر ۱۹۸۲ء میں ۱۱ اور ۱۲ دسمبر کو جماعتہائے برطانیہ کی چوتھی جنرل کونسل منعقد ہوئی جس کے پہلے روز مرحوم محترم عزیز دین صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور سارا وقت اجلاس میں حاضر رہے لیکن اگلے روز جب کہ صبح آپ اجلاس میں شرکت کی تیاری کر رہے تھے تو گھر میں ہی آپ پر دل کا حملہ ہوا۔ فوری طور پر آپ کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ تمام دن ڈاکٹروں نے آپ پر بھرپور توجہ دی مگر وقت آ چکا تھا بالآخر رات گیارہ بجے آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی فانّا للہ وانّا الیہ راجعون

آپ کی وفات کی اطلاع ملتے ہی محترم امیر جماعتہائے احمدیہ برطانیہ شیخ مبارک احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب رات ایک بجے ہسپتال پہنچے اور پھر تمام اطراف میں آپ کی وفات کی اطلاع کر دی گئی۔ اگلے روز صبح پھر محترم امیر صاحب ممبرانِ مجلس عاملہ اور بعض دیگر احباب کے ہمراہ آپ کے گھر ان کی بیوہ محترمہ نیز بچگان سے اظہارِ تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ میں بھی محترم امیر صاحب نے آپ مرحوم کے اوصافِ حمیدہ کا تفصیل سے ذکر کیا اور بعد از نمازِ جمعہ آپ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی آپ کی فرقت و جدائی کے باعث ہر ایک کے چہرے پر غم و ملال کے آثار نمایاں تھے۔ بہت سے غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب نے بھی جنازہ میں شرکت کی۔

مرحوم کی میّت بوجہ موصی ہونے کے بغرضِ تدفین پاکستان بذریعہ ہوائی جہاز بھجوائی گئی۔ مرحوم نے ایک بیوہ، پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

ہم جملہ اراکین مجلس عاملہ و جماعتہائے احمدیہ برطانیہ مرحوم کی بیوہ محترمہ ان کے جملہ بچگان اور دیگر اقرباء اور ان کے برادر مکرم عبدالمنان دین صاحب سے مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں داخل کرے نیز ان کی بیوہ اور بچگان کو اپنی خاص امان میں رکھے اور مقبول خدمتِ دین کی توفیق بخشے آمین ؛

خاکسار: ہدایت اللہ بنگوی
جنرل سیکرٹری جماعتہائے احمدیہ برطانیہ (لندن)

ایمپائر
EMPIRE
کے قابلِ بھروسہ ٹی۔وی اور ریڈیو
نیز :-
اُوشا کے پنکھوں کی خرید اور اطمینان بخش مرمت کیلئے
ہماری خدمات حاصل کریں
گڈلک الیکٹرانکس متصل مٹن چوک۔ اسلام آباد (کشمیر)

سُورۃ البقرہ کے فضائل و برکات

از محترمہ سیدہ مقتدرۃ النساء صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھوبنیشور (اڑیسہ)

سورۃ بقرہ مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ۲۸۷ آیتیں اور چالیس رکوع ہیں۔

مختلف احادیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے ہر چیز کا ایک چوٹی کا حصہ ہوتا ہے اور قرآن کریم کی چوٹی کا حصہ سورہ بقرہ ہے اور اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کریم کی سب آیتوں کی سردار ہے اور وہ آیۃ الکرسی ہے۔ ترمذی میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا جو آدمی اس مہم کے لئے چنے گئے آپ نے ان سے قرآن کریم سنا آخر آپ ایک ایسے شخص کی طرف متوجہ ہوئے جو ان سب سے چھوٹی عمر کا تھا اور اس سے پوچھا تم کو کتنا حصہ قرآن کریم کا یاد ہے؟ اس نے کہا فلاں فلاں سورۃ یاد ہے اس کے علاوہ سورہ بقرہ بھی یاد ہے آپ نے فرمایا کہ کیا سورہ بقرہ تم کو یاد ہے اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ بس تو تم اس لشکر کے سردار مقرر کئے جاتے ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ بقرہ یاد ہونے پر ایک نوجوان کو لشکر کا امیر بنا دیا۔ اس میں ایک بڑی حکمت یہ تھی کہ اس زمانے میں جو سردار لشکر ہوتا تھا وہی عام طور پر امام الصلوٰۃ بھی ہوتا تھا اور اسی سے لوگ مسائل وغیرہ بھی دریافت کرتے تھے اور سورہ بقرہ میں باقی سب سورتوں سے زیادہ مسائل بیان ہوئے ہیں یہاں تک کہ حضرت ابن العربیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استادوں سے سنا ہے کہ سورہ بقرہ میں ایک ہزار حکم، ایک ہزار مناہی، ایک ہزار فیصلے اور ایک ہزار خبریں ہیں یہ صوفیانہ بات ہے۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ سورہ بقرہ میں مضامین کی نوعیت اور احکام اسلام کی وسعت اس قدر ہے کہ دوسری سورتوں میں کسی میں بھی اس قدر نہیں۔

ابن مردویہ نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جائے اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے (ابن کثیر) اسی طرح دارمی نے اپنی مسند میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت درج کی ہے کہ جو شخص سورہ بقرہ کی دس آیتیں رات کے وقت پڑھے صبح تک شیطان اس کے گھر میں داخل نہیں ہوتا یعنی سورہ بقرہ کی ابتدائی چار آیتیں، آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں نیز سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں۔ اس سے بھی یہی مراد ہے کہ ان آیتوں میں اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ سورہ بقرہ کی پہلی آیتوں میں پاک عملی زندگی کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور آیۃ الکرسی میں صفات باری کا نہایت لطیف نقشہ ہے اور سورہ بقرہ کی آخری آیتوں میں دل کو پاک کرنے والی دعائیں ہیں اور یہ تینوں چیزیں جب ایک جگہ جمع ہو جاتی ہیں (یعنی) ـــ (۱) الٰہی کلام کے تتبع میں نیک اعمال بجا لانا (۲) صفات الٰہیہ پر غور کرنا (۳) اور ان دونوں باتوں کے ساتھ دعا میں مشغول ہونا اور اپنے آپ کو آستانہ الٰہی پر گرا دینا) تو انسان کا دل پاک ہو جاتا ہے اور شیطان بھاگ جاتا ہے۔

سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات کے مضامین سے ظاہر ہے کہ ان میں خدا تعالیٰ کی صفات، انسانی پیدائش کی غرض۔ عبادت کی ضرورت، دنیا میں معصیت و گناہ کی ترقی وغیرہ عظیم مضامین بیان کئے گئے ہیں اور سورہ بقرہ کی تفسیر کا مطالعہ کرنے سے انسانی ذہن حیران رہ جاتا ہے۔

جس طرح سورہ فاتحہ کا تعلق کلام الٰہی کا خلاصہ ہونے کی وجہ سے سب ہی سورتوں سے ہے اسی طرح یہ سورۃ بھی خلاصہ ہے پورے قرآن کریم کا کیونکہ اس میں دلائل و براہین بھی بیان کئے گئے ہیں شریعت اور فلسفہ شریعت کو بھی پیش کیا گیا ہے پاکیزگی اور طہارت کے گر بھی بیان کئے گئے ہیں اور ابراہیمی دعا میں آخری موعود کی بعثت کا مقصد بھی بیان کیا گیا ہے۔ الغرض اس کا وسیع و تر معارف مضمون اپنے اندر ایک بحر بیکراں کو سمیٹے ہوئے ہے جس کی تفسیر پڑھ کر ایک عجیب لطف آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۲ ستمبر ۱۹۶۹ء کو اپنی ایک تقریر میں ارشاد فرمایا:-

"میرے دل میں یہ خواہش بڑی شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ (باقی صفحہ ۱۳ پر)

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

مرکزی وفد کی طرف سے

آندھرا کے بعض مقامات کا کامیاب تبلیغی دورہ

قریباً دو صد ۲۰۰ افراد کا قبول احمدیت

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے افراد جماعت احمدیہ حیدرآباد کو خدمت دین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جب احباب جماعت اس نوع کا کوئی بھی موقعہ میسر آنے پر اس سے کما حقہٗ استفادہ کی کوشش کرتے ہیں اور پیغام حق پہنچانے کے لئے حتی المقدور اپنا وقت اور مال خرچ کرتے ہیں۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آندھرا پردیش میں جو کہ جنوبی ہند کا ایک حصہ ہے۔ احمدیت کے حق میں ایک لہر چل پڑی ہے۔ واضح رہے کہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک پیغام میں کئی برس پہلے ارشاد فرمایا تھا کہ

"پس جنوبی ہند احمدیت میں ایک خاص مقام رکھتا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اب جبکہ موجودہ تغیرات میں شمالی ہند میں جماعت کمزور ہو گئی ہے۔ جنوبی ہند اپنے کھوئے ہوئے مقام کو پھر حاصل کرے گا۔ اور پھر آسمانی فوج میں اس کے رہنے والے جوق در جوق شامل ہوں گے۔ اور لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں اسلام کا جھنڈا اونچا رکھنے کیلئے آئیں گے اور نہ صرف جنوبی ہند میں اسلام کی جڑیں مضبوط کریں گے بلکہ شمالی ہند کا کھویا ہوا وقار بھی دوبارہ واپس لائیں گے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و نوازش آندھرا پردیش کے بعض مقامات پر تبلیغی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے اور ان علاقوں میں افراد جماعت کی تعلیمی اور تربیتی پوزیشن کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے مرکز قادیان کو متوجہ فرمایا خصوصی ہدایات صادر فرمائیں جن کی تکمیل میں محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم الحاج مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کو آندھرا پردیش کے خصوصی دورہ پر بھجوایا گیا۔ ہر دو بزرگان آندھرا پردیش ایکسپریس کے ذریعہ ۱۴ نومبر کو حیدرآباد وارد فرما ہوئے۔ سکندرآباد کے ریلوے اسٹیشن پر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے مع افراد جماعت آپ کا پرتپاک استقبال کیا۔ ۱۶ نومبر کو تبلیغی دورہ کے لئے پروگرام ترتیب دیا گیا جس کے لئے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور محترم مسعود احمد صاحب میکانک نے دو کاروں کا انتظام کیا اور کھانے کے جملہ اخراجات محترم جہانگیر احمد صاحب کاچی گوڑہ نے برداشت کئے۔ فجزاہم اللہ خیراً۔ یہ دورہ تقریباً چار صد کلو میٹر پر مشتمل تھا روانگی سے قبل اراکین وفد نے اجتماعی دعا کی۔ وفد میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل اور محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کے ہمراہ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب، محترم مسعود احمد صاحب میکانک، محترم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی، محترم ارشاد حسین صاحب، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب جگناپیٹ، محترم مبارک احمد صاحب اور خاکسار شامل تھے راستہ میں مکرم مولوی صغیر احمد صاحب فاضل اور مکرم عبد الستار صاحب صدر جماعت احمدیہ کنڈور بھی شامل ہو گئے۔ مختلف شہروں اور قصبوں اور دیہاتوں کا سروے کیا گیا۔ کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ جگہ جگہ مجالس مذاکرہ منعقد کی گئیں۔ چونکہ لاؤڈ سپیکر بھی ہمارے ساتھ تھا اس کو بھی بعض جگہوں پر استعمال کیا گیا۔ مختلف مقامات پر مخالفین کے اعتراضات کا محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی اور محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مدلل اور مؤثر رنگ میں جواب دیا جس کے خوش کن اثرات کو دیکھ کر اکثر زبان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ" جاری ہو جاتا رہا۔ اس دورہ میں تقریباً ایک صد افراد نے بیعت کی جبکہ ڈیڑھ ماہ قبل ایک صد افراد بیعت کر کے آغوش احمدیت میں آچکے تھے اور اس دورہ میں خاص طور پر نو مبائعین کی تربیت اور تبلیغی لہر کو تیز کرنے کے لئے مختلف تجاویز

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

مسجد احمدیہ پالگھاٹ کا افتتاح

مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ کیرالہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۹/۱۱/۸۲ کو مسجد احمدیہ پالگھاٹ کا افتتاح عمل میں آیا۔ واضح رہے کہ یہاں کئی سالوں سے احمدیت کی تبلیغ ہو رہی ہے جس کے نتیجہ میں چند بیعتیں بھی ہوئیں۔ مگر باقاعدہ جماعت قائم نہ ہوئی تھی۔ سنہ ۱۹۸۱ء میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا سنہ ۸۲ء کے شروع میں چند بیعتیں ہوئیں جس کے ساتھ ہی بفضلہ تعالیٰ باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں بھی آ گیا اس کے بعد احباب نے مسجد کی تعمیر کی طرف خصوصی توجہ کی اور افرادِ جماعت کے باہمی تعاون سے مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی الحمد للہ مورخہ ۱۹/۱۱/۸۲ کو محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید نے جو یہاں وقفِ جدید کے سلسلہ میں تشریف لائے تھے مسجد کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ محترم موصوف نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احبابِ جماعت کو مسجد آباد رکھنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی

صوبہ آسام کا کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ کلکتہ رقمطراز ہیں کہ خاکسار نے مورخہ ۱۴؍اکتوبر تا ۱۱؍نومبر سنہ ۸۲ء آسام کی جماعتوں کا کامیاب دورہ کیا۔ چار سال قبل جب اس علاقہ کا پہلی بار دورہ کیا گیا تھا تو یہاں کوئی جماعت نہ تھی مگر اس عرصہ میں خدا کے فضل سے چار فعال جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اس دورہ میں خاکسار کے ہمراہ مکرم منظور عالم صاحب کلکتہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک تحریک وقفِ عارضی کے تحت تین ہفتے وقف کر کے گئے تھے حالیہ دورہ میں زیرِ تبلیغ احباب سے ملاقات اور تبادلۂ خیالات کرنے کے علاوہ سینکڑوں تاجر پیشہ افراد، سرکاری و غیر سرکاری افسران، وکلاء اور پروفیسر صاحبان تک پیغامِ احمدیت پہنچانے کا موقع ملا۔ ایک کامیاب تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس کا بہت اچھا اثر ہوا حاضرین کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ایک جگہ علماء حضرات سے بھی تبادلۂ خیالات کرنے کا موقعہ ملا اور وہ کسی بات کا جواب نہیں دے سکے اس دورہ کے دوران چار افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے الحمد للہ علیٰ ذالک

سری رامپور میں کامیاب تبلیغی اجلاس

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ہی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۴/۱۱/۸۲ کو سری رامپور (مغربی بنگال) میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں احبابِ جماعت کے علاوہ غیر مسلم و غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ مکرم ماسٹر شرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ کلکتہ کی زیرِ صدارت منعقدہ اس اجلاس میں مکرم رمضان علی صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم لیاقت علی صاحب ملک کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد اسحٰق صاحب لشکر صدر جماعت، مکرم رمضان علی صاحب صدر جماعت احمدیہ ہزنگلا۔ مکرم نامدار علی صاحب سیکرٹری تبلیغ کیرہ۔ خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ اور صدرِ مجلس نے موقعہ کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ اسی روز مسجد احمدیہ کلکتہ میں دو نوجوان بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ قبولِ حق کی توفیق پانے والوں کو استقامت عطا فرمائے آمین۔

سی۔ آر۔ پی کیمپ (بھبنیشور) کے ریکریشن ہال میں کامیاب جلسہ

مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ رقمطراز ہیں کہ ایک تبلیغی پروگرام کے تحت خاکسار مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقفِ جدید کو ساتھ لے کر بھبنیشور کے سی۔ آر۔ پی کیمپ میں گیا وہاں پر متعین بعض احبابِ جماعت کے مشورہ اور جناب کمانڈنٹ صاحب کی منظوری کے بعد ریکریشن ہال کے قریب بک سٹال لگایا گیا جہاں سے کافی تعداد میں لٹریچر تقسیم اور فروخت کیا گیا۔ شام ۴ بجے خاکسار کی زیرِ صدارت اجلاس کا آغاز مکرم سید نصیر الحق صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سید داؤد احمد صاحب کی نظم خوانی

سے ہوا۔ جناب گنیش کمار صاحب کمانڈنٹ اور پرنسپل صاحب سنٹرل سکول بھی سٹیج پر موجود تھے۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم ضمیر احمد صاحب قریشی نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور ہم دونوں کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقفِ جدید سید نیر احمد صاحب۔ خاکسار عبد الحلیم مبلغ سلسلہ۔ مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب اور جناب پرنسپل صاحب سکول نے تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ بعض سوالات کے جوابات دیئے گئے اس دوران عزیزہ رضیہ بیگم بنت شیخ عبد الحلیم صاحب نے نظم پڑھی۔ الحمد للہ تقاریر کا بہت اچھا اثر ہوا

تالچیر اور الف۔سی۔آئی کے علاقہ میں تبلیغ

مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب ہی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۵/۱۲/۸۲ کو خاکسار نے تالچیر اور اس کے مضافات کا دورہ کیا جس میں احباب کو بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینے اور نمازِ جمعہ باجماعت ادا کرنے کی تلقین کی گئی۔ مورخہ ۲۶/۱۲/۸۲ کو مکرم ظہور حسین صاحب کے مکان پر تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں خاکسار اور مکرم ظہور حسین صاحب نے تقاریر کیں۔ اسی طرح مکرم رشید خان صاحب (ایک غیر احمدی دوست) کے مکان پر بھی کامیاب تبلیغی اجلاس ہوا۔ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ مورخہ ۲۹/۱۲/۸۲ کو الیس۔سی۔آئی کی مسجد میں غیر احمدیوں کے جلسہ عید میلاد النبی صلعم میں خاکسار نے کامیاب تقریر کی۔

حیدرآباد میں کامیاب جلسہ اور یوم التبلیغ

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد لکھتے ہیں کہ مورخہ ۳۱/۱۱/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں ایک اجلاس محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مکرم خالد عبد الناصر صاحب کی تلاوت کلام پاک اور سید شجاعت حسین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین۔ سید شجاعت حسین صاحب۔ مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان۔ مکرم ظہور حیدر زیدی صاحب سابق جج اور محترم صدرِ جلسہ نے تقاریر کیں۔ اجلاس کے بعد خدام نے یوم التبلیغ مناتے ہوئے چار گروپ بنا کر چار مینار۔ افضل گنج۔ تلے پلی اور لبس ڈپو کے علاقوں میں کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ اجلاس میں حیدرآباد۔ سکندرآباد کے احبابِ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

پسیالہ (شری لنکا) میں مسجد احمدیہ کا افتتاح

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۲/۱۱/۸۲ کو جزیرہ شری لنکا کے دار الخلافہ کولمبو سے ۳۲ میل جانب مغرب واقع قصبہ پسیالہ (PASIALA) میں نئی تعمیر شدہ خوبصورت مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ یہاں پہلے ایک جھونپڑی نما چھوٹی سی مسجد تھی لیکن گزشتہ سال خاکسار نے پختہ مسجد تعمیر کرنے کی پیشکش کی چنانچہ احبابِ جماعت کے بھرپور مخلصانہ تعاون سے مسجد تعمیر ہو گئی۔ اور مورخہ ۱۲/۱۱/۸۲ کو قریب کی جماعتوں (کولمبو نگمبو اور پولانارو ے) سے آئے ہوئے سینکڑوں احباب کی موجودگی میں خاکسار نے اجتماعی دعا کے بعد مسجد کا قفل کھول کر خطبہ اور نمازِ جمعہ کے ذریعہ مسجد کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ بعد نمازِ جمعہ و عصر موجود الوقت کم و بیش تین صد احباب کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اسی روز ایک تبلیغی اجلاس منعقد ہوا جس میں غیر احمدی احباب بھی شریک ہوئے پسیالہ کے ایک مولوی محمد رضوان صاحب نے تامل زبان میں ایک کتاب "راہِ ہدیٰ" کے نام سے شائع کی تھی جس میں انقطاعِ نبوت ثابت کرنے کی کوشش کی تھی اور ساتھ ہی خاکسار کا نام لے کر جواب لکھنے کا چیلنج کیا گیا تھا۔

بفضلہ تعالیٰ اس کتاب کا مدلل جواب لکھ کر وکالت تبشیر ربوہ کی ہدایت پر شائع کیا گیا ہے اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد احمدیوں اور غیر احمدیوں نے مولوی صاحب موصوف کو اس کتاب کا جواب لکھنے کی تحریک کی مگر انہوں نے راہِ فرار اختیار کی ہے۔ ہمارا یہ تبلیغی جلسہ اسی ماحول میں منعقد ہوا جس میں مکرم محمد حسن صاحب صدر جماعت ہائے احمدیہ شری لنکا۔ مکرم عبد الباری صاحب۔ مکرم مولوی رزاق صاحب۔ مکرم محمد توفیق صاحب۔ مکرم محمد رفیق صاحب۔ مکرم محمد ظفر اللہ صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں اجلاس کے بعد ایک غیر احمدی زیرِ تبلیغ دوست نے اپنی طرف سے حاضرین کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی۔ اس سے قبل مورخہ ۵/۱۱/۸۲ کو کولمبو سے ۱۶۵ میل دور واقع پولانارو ے مقام پر بھی ایک کامیاب تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ بیعت کر کے چار افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین۔

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ مدراس کا چوتھا کامیاب سالانہ اجتماع

مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مدراس تحریر فرماتی ہیں کہ مدراس میں لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع نہایت کامیابی سے منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع میں تربیتی اجلاسات کے علاوہ لجنہ و ناصرات کے علیحدہ علیحدہ حسن قرأت، نظم خوانی، تقاریر، بیت بازی اور فی البدیہہ تقاریر کے علاوہ دلچسپ ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے۔ مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

مذاہب عالم کانفرنس سکندرآباد میں احمدی مبلغ کی تقریر اور تقسیم لٹریچر

مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد لکھتے ہیں کہ مورخہ ۳۰/۱/۸۳ کو سیوا انکیتن کی طرف سے سکندرآباد میں مذاہب عالم کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کے علاوہ بعض امریکن دانشوروں نے بھی شرکت کی۔ منتظمین کانفرنس نے اسلام کی نمائندگی کے لئے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد کو دعوت دی، چنانچہ حیدرآباد سے مکرم مولوی صاحب کے علاوہ، خاکسار، مکرم عبد المتین صاحب، مکرم ضیاء الدین صاحب اور مکرم انور حسین صاحب اور سکندرآباد سے مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی زیر قیادت چند خدام شریک ہوئے جس ہال میں کانفرنس منعقد ہوئی وہاں مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب کی زیر نگرانی بک اسٹال لگایا گیا جہاں سے کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم اور فروخت ہوا۔ کانفرنس میں اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے نہایت کامیاب تقریر کی جسے سامعین نے پسند کیا اگلے روز اخبار 'سیاست' اور اخبار 'رہنمائے دکن' نے بھی خبروں میں اس تقریر کا ذکر کیا۔

ناصر آباد میں پردیش صدر کانگریس کی آمد اور لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیّر مبلغ سلسلہ ناصر آباد (کشمیر) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۱/۸۳ کو جناب مفتی محمد سعید صاحب پردیش کانگریس صدر جموں وکشمیر بعض دیگر افسران کے ساتھ ناصر آباد تشریف لائے۔ معززین کا استقبال کیا گیا اور ایک پبلک جلسہ (جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی کثیر تعداد میں موجود تھے) میں خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے اُن کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا جسے معزز مہمانوں نے بخوشی قبول کیا اور مطالعہ کا وعدہ کیا اس کے بعد مکرم غلام نبی صاحب قائمقام صدر جماعت نے معزز مہمانوں کو عشائیہ دیا اور اس موقع پر مہمانوں سے دلچسپ تبادلۂ خیالات ہوا اور ساتھ ہی کشمیر میں احمدی جماعتوں کا تعارف بھی کرایا گیا۔ موصوف نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ مورخہ ۲۲/۱/۸۳ کو بھی کوکرناگ میں بعض احباب سے تبادلۂ خیالات کا موقع ملا۔

کوڈالی (کیرالہ) میں تبلیغی اجلاس

مکرم ۔ سی ایچ عبد الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید کوڈالی اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۰/۱/۸۳ کو مسجد احمدیہ مٹانور کے سامنے ایک خصوصی اجلاس مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب کی تلاوت کلام پاک اور صدر مجلس کی افتتاحی تقریر کے بعد عزیزم کے زین الدین صاحب مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان اور مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب نے تقاریر کیں۔ محترم امینی صاحب کی تقریر کا ملیالی ترجمہ مکرم صدیق امیر علی صاحب نے کیا اجلاس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورہ افریقہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سپین کی فلم ویڈیو پر دکھائی گئی۔

کٹک میں "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر سیمینار

مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب منور مبلغ سلسلہ کٹک لکھتے ہیں کہ مورخہ ۳۰/۱/۸۳ کو دار التبلیغ کٹک میں 'ہستی باری تعالیٰ' کے عنوان پر ایک سیمینار منعقد کیا گیا جناب ربی نارائن مہانتی صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس کی کارروائی مکرم سید سلیم احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سید ظفر الدین صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوئی اس کے بعد مکرم حبیب اللہ صاحب خاکسار شرافت احمد خان منور مبلغ سلسلہ۔ مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب۔ جناب پنڈت ودل گوبند صاحب شاستری اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب جن کے زیر انتظام یہ جلسہ منعقد ہوا تھا نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اجلاس میں جناب معین الدین صاحب ریٹائرڈ کمشنر جناب محمد رفیق صاحب ریٹائرڈ مجسٹریٹ جناب محمد یوسف صاحب ہیڈ ماسٹر اور ایڈیٹر صاحب اخبار 'صدائے آزیسہ' نے شرکت کی۔

جھوبھنڈار اور گھاٹشیلا میں جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب

مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید موسیٰ بنی مائنز رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۲/۱/۸۳ کو جھوبھنڈار میں جہاں ہمارے خدام نے نہایت ہمت سے خوبصورت جلسہ گاہ تیار کیا تھا جناب آر۔ ایس نروال صاحب ڈی۔ جی ایم جھوبھنڈار کی زیر صدارت جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شیخ داروغہ صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے افتتاحی تقاریر کی بعدہٗ مکرم قاضی عبد الرشید صاحب کلکتہ۔ جناب گیانی گرز سنگھ صاحب۔ محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ جناب ایچ۔ ایم۔ بی پرشاد صاحب مکرم آئی یعقوب صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر مجلس نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو بہت سراہا اس موقع پر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اجلاس کے دوران مکرم مسعود احمد صاحب نے نظم پڑھی۔

مورخہ ۲۳/۱/۸۳ کو گھاٹشیلا میں جناب ستل بھٹاچاریہ سابق پرنسپل گھاٹشیلا کالج کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شرافت احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی جناب آر این کمارے صاحب پرنسپل ڈی۔ جی۔ ایم ہنڈا پرلینڈ جھوبھنڈار خاکسار شمس الحق خان۔ جناب دسرتھ مورر تو صاحب سابق ایم۔ ایل۔ اے جناب نونگھ مل اگروال صاحب۔ جناب شانتی شاکر صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول۔ جناب جے کے ہلدار صاحب سٹیشن ماسٹر مکرم مولوی شیخ عبد العلیم صاحب۔ مکرم منظور عالم صاحب کلکتہ اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں اجلاس کے دوران مکرم مسعود احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ اس موقعہ پر بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کا جلسہ سالانہ

مکرم مولوی شمس الحق صاحب ہی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۴/۱/۸۳ کو مسجد احمدیہ موسیٰ بنی مائنز سے ملحقہ جلسہ گاہ میں جناب ایم بالسو صاحب سپرنٹنڈنٹ موسیٰ بنی کی زیر صدارت مقامی جماعت کے سالانہ جلسہ کی کارروائی مکرم مولوی شیخ عبد العلیم صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شرافت احمد صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ آغاز پذیر ہوئی۔ بعدہٗ محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد جناب سرداد گوربچن سنگھ صاحب خاکسار شمس الحق خان۔ محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں صدر مجلس کے کسی ضروری کام سے تشریف لے جانے کے بعد بقیہ کارروائی کی صدارت کے لئے کرسی صدارت پر جناب کے کے سکوزو صاحب ٹیکنیکل انجینئر موسیٰ بنی رونق افروز ہوئے۔ مکرم مسعود احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد جناب پرشن کمار جانتی صاحب۔ جناب وینکٹ راؤ صاحب چیف انجینئر۔ جناب نانی ماجی صاحب۔ مکرم مولوی شیخ عبد العلیم صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔ صدر جلسہ نے جماعت کی خدمات کو سراہا اور شکریہ ادا کیا جلسہ کے آخر میں کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ جلسہ کی تشہیر ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے بڑے بڑے پوسٹروں کے ذریعہ کی گئی انفرادی طور پر بھی معززین کو جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔

جنوبی افریقہ میں احمدی مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے

کانپور کے روزنامہ "مزدور وا ہنی" نے ۵ جنوری ۸۳ء کی اشاعت میں غلط بے بنیاد اور سراسر جھوٹی خبر شائع کی ہے کہ جنوبی افریقہ میں جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی کے ہاتھ پر چار سو قادیانی مسلمان ہو گئے۔

حقیقت تو یہ ہے اب چودھویں صدی ختم ہونے کے بعد مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ انتظار و اُمید ختم کر کے قبول احمدیت کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ اس اثر کو کم کرنے اور اپنے دل کا غم و غصہ نکالنے اور عوام کو گمراہ کر دینے کے لئے اس قسم کی غلط اور بے بنیاد خبریں شائع کی جا رہی ہیں۔ اس طرح علماء شر اپنے مجروح وقار کو قائم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اب عوام علماء کی ان عیاریوں سے آگاہ ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر غور کر رہے ہیں اور پھر اس کو قبول بھی کر رہے ہیں۔ جنوبی افریقہ ہی کیا پورے براعظم افریقہ میں لوگ بڑی تعداد میں احمدیت کو قبول کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

موصی بھائیوں اور بہنوں کیلئے ضروری ہدایات

تمام موصی احباب ان ہدایات کا بغور مطالعہ فرمالیں

(۱) — ہر موصی کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ وصیت کی توفیق ملنا اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے وصیت کے لئے دینداری، تقویٰ، پاکیزگی اور قربانی کی جو شرائط سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں تحریر فرمائی ہیں ان کی پابندی ہر موصی کے لئے لازمی ہے کیونکہ اصل مقصد تحریک کا یہی ہے اس کے لئے مجلس کارپرداز کی ذمہ داری ہے کہ وہ موصی صاحبان کو ان کے فرائض سلسلہ وصیت یاد دہانی کرواتی رہے اور موصی صاحبان کا بھی فرض ہے کہ وہ احکام شریعت کی پابندی میں دوسرے دوستوں کے لئے خاص نمونہ ہوں اور اس سلسلہ میں ضروری ہے کہ ہر موصی خود بھی اپنا جائزہ لیتا رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وصیت کی اصل غرض شرط تقویٰ کو پورا کرنے کی توفیق دے آمین

(۲) — موصی صاحبان نے جس اعلیٰ مالی قربانی کا اقرار کیا تھا یعنی یہ کہ وہ اپنی آمد کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ اشاعتِ دین کے لئے ادا کریں گے اس میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے ماہ بماہ ادائیگی ہونی ضروری ہے ورنہ بقایا بڑھ جانے پر ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے اور اگر مسلسل چھ ماہ تک کوئی ادائیگی نہ ہو تو وصیت منسوخ کی جا سکتی ہے۔

(۳) — ہر موصی کے لئے لازمی ہے کہ ہر سال کے آخر پر فارم اصل آمد جو دفتر ہذا کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں پُر کرکے جلد دفتر کو بھجوائیں اس کے بغیر موصی کی مسل نامکمل رہتی ہے۔ صحیح بقایا یا فاضل کا تعین نہیں ہو سکتا اور نہ ہی حساب درست رکھا جا سکتا ہے۔ بالفرض اگر دفتر کی طرف سے بھجوائے گئے فارم اصل آمد گم ہو جائیں یا دفتر کو آپ کا صحیح ایڈریس معلوم نہ ہونے کی وجہ سے فارم اصل آمد آپ تک نہ پہنچ سکیں تو براہ کرم ۳۰ اپریل کے بعد سادہ کاغذ پر اپنی سالانہ آمد ہر قسم نوٹ کرکے بھجوا دیں تاکہ آپ کا حساب وصیت مکمل رکھا جا سکے اگر کوئی موصی بغیر معذوری کے فارم اصل آمد پُر کرکے نہ بھجوائیں یا آمد کے بارہ میں متعلق اخفاء سے کام لیں تو اسی بناء پر بعد تحقیق مجلس کارپرداز ان کی وصیت منسوخ کر سکتی ہے۔

(۴) — آپ کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر موصول ہونے پر دفتر ہذا کی طرف سے سالانہ حساب بھجوایا جاتا ہے اگر کوئی ایسی رقم جس کی ادائیگی آپ نے کر دی ہو اور اس کا اندراج آپ کو بھیجے ہوئے حساب میں نہ ہو تو براہ کرم بوالپسی ادا کی گئی رقم کی مقدار اور کوپن خزانہ مرکزی مع تاریخ سے دفتر کو اطلاع دیں تاکہ ایسی ہر رقم درست طور پر درج کرکے حساب مکمل ہو سکے مقامی سیکرٹری مال سے آپ مرکزی خزانہ کے کوپن نمبر سے اطلاع حاصل کر سکتے ہیں اگر کوپن خزانہ کا نمبر ملنے میں کوئی دقت ہو تو مقامی رسید کا نمبر مع تاریخ اور سیکرٹری صاحب مال کے پتہ سے دفتر کو اطلاع دیں تاکہ دفتر سیکرٹری صاحب مال سے رقم کے داخل خزانہ کروائے جانے کے بارہ میں دریافت کر سکے۔

(۵) — ہر موصی کے لئے یہ بات ذہن نشین کرنی ضروری ہے کہ دینی حالت کی بہتری کے علاوہ جو مالی قربانی موصی کا اس نے خود عہد کیا ہے پورا اترنا بھی موصی کے لئے لازمی ہے تو قواعد کے مطابق جس موصی کے ذمہ حصہ جائیداد یا حصہ آمد کا بقایا ہوگا وہ مکمل ادائیگی کے بغیر بہشتی مقبرہ میں دفن نہ ہو سکے گا۔ بلکہ ایسے نامکمل ادائیگی کی صورت میں عام قبرستان میں امانتاً دفن کیا جائے گا۔

(۶) — حصہ جائیداد کی ادائیگی کے سلسلہ میں قواعد وصیت ۱۲۷ ب کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

تمام حالات میں وصیت کا نفاذ بعد وفات موصی ہوتا ہے اور ترکہ کی صورت میں ہی وصولی ہوتی ہے لیکن جائیداد کے حصہ کی قبل از تدفین فوری ادائیگی بعض اوقات مشکل ہوتی ہے اس لئے جائیداد والے احباب کی سہولت کے لئے رد فیصلہ اجلاس اول منظور کردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شق نمبر ۱۵ کی روشنی میں مندرجہ ذیل قاعدہ بنایا جاتا ہے۔

۱۔ موصی اپنی زندگی میں اپنی کل جائیداد یا اس کے کسی حصہ کی حسب ضابطہ تشخیص کرا کے حصہ جائیداد یکمشت یا ایک سال (بارہ مہینوں) میں بااقساط ادا کر سکتا ہے۔

۲۔ ضروری ہوگا کہ تشخیص جائیداد کی درخواست میں دفتری ریکارڈ کی خاطر موصی اپنی کل موجود الوقت جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کا تفصیلاً مع ان کی اندازہ قیمتوں کے ذکر کرے۔

(۳) — اگر جائیداد کے کسی جزو کی تشخیص کرانی مطلوب ہو تو اس کو متعین کرنا ضروری ہوگا اور اس کی تشخیص قیمت پر حصہ جائیداد اگر ایک سال کے اندر ادا نہ ہوگا تو وہ تشخیص منسوخ متصور ہوگی۔ سوائے اس کے کہ موصی انتہائی استثنائی حالات میں مجلس کارپرداز سے مناسب مہلت حاصل کرے۔

تشخیص منسوخ ہونے کی صورت میں جو رقوم اس سلسلہ میں ادا ہو چکی ہوں گی وہ موصی کے کھاتہ میں علی الحساب جمع رہیں گی۔

ضروری نوٹ: — امراء و صدر صاحبان جماعت اور مبلغین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ مندرجہ بالا ہدایات کو خطبہ جمعہ میں اور اگر ممکن ہو سکے تو موصیان کے جلسہ میں تمام موصی احباب تک پہنچا دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

اندھرا کا تبلیغی دورہ — بقیہ صفحہ ۹

زیر غور آئیں۔ اور انہیں پیش نظر رکھ کر مرکزی نمائندگان نے باقاعدہ ایک منصوبہ تیار کیا اللہ تعالیٰ اس کے بہتر اثرات مرتب کرے آمین۔ بعد کی اطلاع کے مطابق ... میں مزید پانچ افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے فالحمد للہ علی ذالک اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے نو مبایعین کو استقامت بخشے اور جن افراد تک جماعت کے پیغام ... اس دورہ کو کامیاب بنانے میں تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر عطا فرمائے آمین۔

"اتحادِ انسانیت" کے موضوع پر

مذہبی سیمینار میں مرکزی نمائندگان کی شرکت

امرتسر شہر میں سنت گرپال سنگھ جی کے جنم دن کے موقعہ پر ایک مذہبی سیمینار منایا گیا۔ اس کمیٹی کے سربراہ ڈاکٹر ہربجن سنگھ صاحب نے مختلف مذاہب کے نمائندگان کو اس میں شمولیت کے لئے دعوت نامے بھجوائے تھے۔ قادیان میں بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے نمائندگی کے لئے ان کو خصوصی نمائندہ دعوت نامہ دیا گیا تھا۔ مورخہ ۵ فروری ۸۳ء کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ اور محترم فضل الٰہی صاحب نائب ناظر امور عامہ اور خاکسار محمد عمر تیماپوری مبلغ سلسلہ تین افراد پر مشتمل مرکزی وفد امرتسر پہنچا — پنجاب اور ہندوستان کے علاوہ غیر ملکی زائرین بھی کثیر تعداد میں اس میں شامل ہوئے اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ غیر ملکی زائرین جن کی اکثریت جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے افراد پر مشتمل تھی نے ہر کام کو اپنے ہاتھ سے کیا۔ اجلاس اول میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے پون گھنٹہ "اتحاد انسانیت اور قومی یکجہتی" کے عنوان پر تقریر کی۔ دوسرے دن کے پہلے اجلاس میں بھی نصف گھنٹہ آپ کو تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ نے اسلامی تعلیمات اور جماعت احمدیہ کی امن پسندانہ پالیسی پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ دوران تقریر آپ نے گوربانی کو پیش کیا خدا کے فضل سے اس کا سامعین پر بڑا اچھا اثر ہوا۔ ممبر پارلیمنٹ رگھونندن لال بھاٹیہ صاحب اور دیگر مذہبی لیڈرز اور ڈاکٹر ہربجن سنگھ صاحب نے جماعت احمدیہ کا خصوصی شکریہ ادا کیا اور جماعت احمدیہ کی امن پسندانہ تعلیمات کو سراہتے ہوئے اس بات کی خواہش کی کہ ہم ہر مذہبی تقریب میں آپ کو دعوت دیں گے۔

انفرادی رنگ میں بھی تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ انگریزی اور پنجابی زبان پر مشتمل لٹریچر غیر ملکی زائرین اور دیگر معزز افراد میں تقسیم کیا گیا جسے انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔

اللہ تعالیٰ اس کے ... پیدا کرے اور سعید روحوں کو قبول اسلام کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (خاکسار: محمد عمر تیماپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ)

۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۶ء کے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کیلئے

ضروری ہدایات

(۱) — جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موجودہ عہدیداران کی منظوری کی میعاد ۳۰ اپریل ۸۳ء کو ختم ہو رہی ہے اس تاریخ سے پہلے پہلے آئندہ مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء کے لئے جملہ جماعتوں کے عہدیداران کا انتخاب کروا کر نظارت ہذا سے منظوری حاصل کر لی جانی ضروری ہے۔ لہٰذا اُمراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر اپنی اپنی جماعت کے نئے عہدیداران کا حسب قواعد انتخاب کروا کر مفصّل رپورٹ نظارت ہذا میں بغرض کارروائی بھجوائیں۔ اس غرض کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ قواعد و ضوابط کی کاپی جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے اُمراء و صدر صاحبان و مبلغین کرام کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے۔ انتخاب کی کارروائی شروع کرنے سے قبل ان قواعد کا بغور مطالعہ کر لیا جائے اور بوقت انتخاب ان کو ملحوظ رکھا جائے اور رپورٹ بھجواتے وقت اس میں خاص طور پر یہ نوٹ دکھا جائے کہ عہدیداران کے انتخاب کی کارروائی میں ان قواعد کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

(۲) — نظارت ہذا کے اس اعلان کے بعد جملہ اُمراء و صدر صاحبان کا فرض ہے کہ وہ تمام افرادِ جماعت کو اطلاع کر دیں کہ آئندہ سہ سالہ انتخابات شروع ہونے والے ہیں اور مرسلہ قواعد کا احبابِ جماعت میں اعلان کیا جائے تاکہ کوئی فردِ جماعت اس اطلاع سے محروم نہ رہے اور وہ یہ اعتراض نہ کر سکے کہ ہمیں علم نہیں ہوا۔

(۳) — نظارت ہذا اُمید کرتی ہے کہ جملہ اُمراء و صدر صاحبان قواعد و ضوابط اور ان ہدایات کی پابندی کریں گے۔ اور بوقت انتخاب ان کو ملحوظ رکھیں گے تاکہ انتخاب کی کارروائی بحسن و خوبی انجام پا سکے۔

(۴) — مبلغین کرام اور انسپکٹران بیت المال آمد تحریک جدید، وقف جدید اور معلمین وقف جدید کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دوروں میں ماہ جنوری ۸۳ء کے بعد جس جماعت میں جائیں ان قواعد کے ماتحت عہدیداران کا انتخاب کروائیں ان کو خود انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ان کا کام اس امر کی نگرانی کرنا ہے کہ اجلاس کی کارروائی حسب قواعد ہو رہی ہے کہ نہیں اس غرض کے لئے وہ انتخاب کے اجلاس میں شامل ہو سکتے ہیں اگر کوئی خلاف قاعدہ کارروائی ہو تو صدرِ اجلاس کو مناسب رنگ میں توجہ دلائیں اگر پھر بھی اصلاح نہ ہو تو فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تاکہ منظوری کی کارروائی کے وقت ان کی کارروائی کو مدنظر رکھا جائے۔

نوٹ:- اگر کسی جماعت میں قواعد انتخاب کی کاپی نہ ملی ہو تو ۱۵ جنوری ۸۳ء تک دفتر نظارت علیا میں اطلاع دیں تاکہ دوبارہ بھجوائی جا سکے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

بینکوں کا سُود اور اشاعتِ اسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک استفسار کے جواب میں سُود کے متعلق فرمایا:-

"ہمارا یہی مذہب ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا روپیہ اشاعتِ دین کے کام میں خرچ کیا جائے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ سُود حرام ہے لیکن اپنے نفس کے واسطے۔ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں رہ سکتی کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کے لئے ہے نہ اللہ کے واسطے پس سُود اپنے نفس کے لئے، بیوی، بچوں، احباب، رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لئے بالکل حرام ہے لیکن اگر یہ روپیہ خالصتًہ اشاعتِ دین کے لئے خرچ ہو تو حرج نہیں ہے"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۶)

چونکہ اس زمانہ احبابِ جماعت کو اپنے ذاتی اور کاروباری معاملات میں بنکوں میں روپیہ رکھنا پڑتا ہے اور ایسی رقوم پر بینک قوانین کے مطابق سُود ملتا ہے۔ لہٰذا ایسی رقوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق "اشاعتِ اسلام" کی مد میں مرکز سلسلہ میں بھجوائیں امید ہے کہ احباب اس پر عمل پیرا ہو کر رضائے دارین حاصل کریں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان!

۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء کو بروز جمعۃ المبارک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے سالِ نو کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہے۔ سیکرٹری مال صاحبان اور عہدیداران نئے سال کے وعدہ جات جلد از جلد دفتر وقفِ جدید کو بھجوائیں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

سالِ نو کا تحفہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا جو احمدی میری تصانیف کو کم از کم تین بار نہیں پڑھتا مجھے اس کے ایمان کے بارے میں شبہ ہے — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان سے آپؑ کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نایاب کتب کو خوبصورت کتابت و ٹائیٹل اور عمدہ کاغذ پر ہر سال شائع کرتی ہے۔ اس سال حضور کی کتب "ازالہ اوہام"، "توضیح مرام" اور "فتح اسلام" ایک ہی جلد میں اپنی تمام تر خوبیوں کے ساتھ شائع کی گئی ہیں — اس کے علاوہ "کلام محمود" حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام اور جماعتِ احمدیہ کی مختصر تاریخ بھی شائع کی گئی ہے۔

احبابِ جماعت کا فرض ہے کہ ان کتب کو اپنے اور اپنے بچوں کے مطالعہ کے لئے اور غیر از جماعت احباب کو تبلیغ کی غرض سے تحفہ دینے کے لئے نظارت ہذا سے قیمتًا خریدیں قیمت ان کتب کی درج ذیل ہے۔ ڈاک خرچ خریدار کے ذمہ ہوگا

(۱) ازالہ اوہام - توضیح مرام - فتح اسلام (ایک جلد میں)	۲۵/-
(۲) جماعتِ احمدیہ کی مختصر تاریخ	۲/-
(۳) کلامِ محمود	۱۰/-

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مُوصی احباب اپنا ایڈریس دفتر ہذا میں بھجوائیں

اُمراء و پریذیڈنٹ جماعت و سیکرٹری مال و سیکرٹری وصایا کی خدمت میں یہ ضروری گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعت کے تمام مُوصی احباب کا ایڈریس بلاک لیٹرز میں لکھ کر دفتر ہذا میں بھجوائیں تاکہ خط و کتابت کرنے میں آسانی ہو۔

۲.- براہ راست موصی احباب بھی اپنا مکمل ایڈریس بلاک لیٹرز میں صاف صاف لکھ کر دفتر ہذا کو بھجوائیں۔ ایڈریس نہ ہونے کی وجہ سے خط و کتابت میں دقت پیش آتی ہے اُمید ہے کہ اوّلین فرصت میں یہ کام کیا جائے گا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

سُورۃ البقرہ کی برکات: بقیہ صفحہ ۹ کالم ۱ و ۲

سورہ بقرہ کی ۱۷ آیات ہر احمدی کو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا زبانی یاد ہونی چاہئیں۔

نیز آپؒ فرماتے ہیں:-

"الخیر کلّہ فی القرآن کہ ہر وہ چیز جو خیر و برکت کا موجب بنتی ہے۔ فرد یا خاندان یا قوم یا دُنیا کی کوئی زینت ہو وہ ساری کی ساری صحیح معنی میں قرآن کریم میں پائی جاتی ہیں اگر قرآن کریم کے بتائے ہوئے راستہ سے ہٹ کر انسان مال کمائے اور دولت جمع کرے تو وہ مال حرام ہوگا اور خیر و برکت کا موجب نہیں ہوگا"۔

پس ہمیں سوچنا چاہئے کہ جماعتِ احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت سے ہم میں سے ہر ایک نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی ان پاک خواہشات کو جو آپؒ جماعتِ احمدیہ سے بارہا رکھتے تھے پورا کیا ہے؟ اگر نہیں تو یہ ہمارے لئے لمحۂ فکریہ ہے — !!!

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۵۱۵: میں محمد ضیاء الدین ولد محمد بشیر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد۔ ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے اس وقت مبلغ -/۳۰ روپے والد صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت کرتا رہوں گا اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نصیر الدین شمس	محمد ضیاء الدین	سید جہانگیر علی

وصیت نمبر ۱۴۵۴۶: میں سید غلام دستگیر جاوید ولد سید جہانگیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد فلکنما ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں ایک عدد سکوٹر مالیتی -/۴۰۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد مبلغ -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید جہانگیر علی	غلام دستگیر	حمید الدین شمس

وصیت نمبر ۱۴۵۴۷: میں محمد شمس الدین فاضل ولد فاضل کرم علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۵۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد احمد غوری سیکرٹری مال	محمد شمس الدین فاضل	سید جہانگیر علی نائب امیر جماعت

وصیت نمبر ۱۴۵۴۸: میں ڈاکٹر خواجہ سعید احمد انصاری ولد خواجہ ماجد احمد انصاری صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

غیر منقولہ جائیداد:-

ایک عدد مکان واقعہ گھٹری ملکہ پور قیمت	-/۴۰۰۰۰
ایک عدد مکان واقعہ صابر نگر حیدرآباد قیمت	-/۱۵۰۰۰
ایک عدد قطعہ زمین مہدی پٹنم ۳۳۳ مربع گز قیمت	-/۲۰۰۰۰

منقولہ جائیداد:-

ایک کار قیمت	-/۱۷۵۰۰
ایک سکوٹر "	-/۷۵۰۰
کل میزان:-	-/۱۰۰۰۰۰

اس کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ -/۳۰۰۰ روپے بنتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ	ڈاکٹر خواجہ سعید احمد انصاری	حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر ۱۴۵۴۹: میں خواجہ سعید احمد انصاری ولد ماجد احمد انصاری مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اس وقت مبلغ -/۱۰۰ روپے جیب خرچ کے طور پر ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
خواجہ سعید احمد انصاری	خواجہ سعید احمد انصاری	حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر ۱۴۵۵۰: میں نصرت جہاں بیگم زوجہ ڈاکٹر خواجہ سعید احمد انصاری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

کان کی بالیاں گلے کا ہار اور کڑے دو عدد جن کا کل وزن دس تولہ ہے	-/۱۶۰۰۰
اس کے علاوہ حق مہر بذمہ خاوند	-/۳۱۰۰
کل میزان:-	-/۱۹۱۰۰

اس کے علاوہ بطور جیب خرچ مبلغ یکصد روپے ماہوار اپنے خاوند کی جانب سے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ڈاکٹر سعید احمد انصاری	نصرت جہاں بیگم	حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ

اَفضَلُ الذِّکرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(حدیثِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 275903

CALCUTTA - 700073.

اَلخَیرُ کُلُّہٗ فِی القُرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

PHONE 23-9302

THE JANTA

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۴۲ تپسیا روڈ ۔ کلکتہ ـــ ۳۹

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا

("فتح اسلام" صلا تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیش کش)

البرٹ ہوٹل

نمبر ۱۸-۲-۵۰
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23 - 5222
23 - 1652 ٹیلیفون نمبر

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM
برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C. I. T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین ۔ فوم ۔ چمڑے ۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین ۔ معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس ۔ بریف کیس ۔ سکول بیگ ۔

ایر بیگ ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس ۔ منی پرس ۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES

17 - A, RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE

Madanpura

BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالےٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ - ۷۰۰۰۱۶ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-

"سب سے بہتر کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے" (مسند احمد بن حنبلؒ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام :-

"تمام فیضوں کا سرچشمہ قرآن ہے"

(ملفوظات جلد پنجم)

پیش کش :-

محمد امان اختر ـ نیاز سلطانہ پارٹنرز

۳۲ - سیکنڈ لین رود
سی - آئی - ٹی - کالونی -
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

مِلین موٹرس

ارشادِ نبویؐ

"اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ" (صحیح بخاری)

ترجمہ :- تم بدگمانی سے بچو۔ کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔

محتاجِ دعا :- یکے از ارکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

الیکٹرانک ٹی وی اور ریڈیو نیز اوشا کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس!

احمد الیکٹرانکس
یاری پورہ (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
اسلام آباد (کشمیر)

ABCOY LEATHER ARTS,

34/3 3RD MAIN ROAD.

KASTURBA NAGAR, BANGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

حیدرآباد میں — فون نمبر ۴۲۲۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام : سٹاربون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کر دو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!